تبوک ۱۳۴۷ ہش

ستمبر ۱۹۶۸ء

کراچی کے خدام و اطفال کی سمندر کے کنارے
سالانہ پکنک کا ایک منظر

مدیر

عطاء المجیب راشد

سالانہ چندہ : چھ روپے صرف
قیمت فی پرچہ : ساٹھ پیسے

قائد صاحب خدام و اطفال کو
سمندر میں نہانے کے بارے میں
ہدایات دے رہے ہیں

پکنک کے دوران کھانے
کا ایک منظر

سالانہ پکنک کے بارے میں
رپورٹ اسی شمارہ میں
ملاحظہ فرمائیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ——— وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

اِسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

(المصلح الموعودؓ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۱۴ — شمارہ ۱۱

ماہ تبوک سنہ ۱۳۴۷ ہش

ستمبر سنہ ۱۹۶۸ء

مدیر

عطاء المجیب راشد

نائبین

امین اللہ خاں سالک ❁ منصور احمد عمر

منصور احمد خان

سالانہ چندہ چھ روپے ——— قیمت فی پرچہ ساٹھ پیسے

(محمد شفیق قیصر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دار الصدر جنوبی ربوہ سے شائع کیا)

ترتیب

اداریہ

ایکؔ.....دوؔ.....تینؔ —!

—— ماہانہ رپورٹوں میں اصلاح وارشاد کے اندراجات دیکھ کر ——

جب کسی دوڑ کے وقت کھلاڑی صف بند ہو کر پنجوں کے بل تیار کھڑے ہوتے ہیں تاکہ دوڑ کے میدان میں اپنی اپنی قوت مسابقت کے جوہر دکھائیں تو ریفری پہلے ایکؔ کہتا ہے۔ پھر دوؔ۔ پھر تینؔ —— نہ تو ایکؔ پر ان کی قوتوں کے جوہر پوری طرح ظاہر ہوتے ہیں نہ دوؔ پر۔ یہ تو ایک اندرونی تیاری کا وقت ہوتا ہے۔ جو اپنی تمام جسمانی قوتوں کو سمیٹنے اور ذہنی طاقتوں کو کھینچ کر کے ایک نقطۂ مسابقت پر مرکوز کرنے میں صرف ہوتا ہے۔ تب تینؔ —— کا لفظ ان کے منتظر کانوں پر بجلی کے کوندنے کی طرح گرتا ہے اور وہ بے قرار مگر ایک ہی مقام پر ٹھہرے ہوئے نوجوان معاً باہم دگر برسر پیکار اچھلتی کودتی لپکتی جھپٹتی ہوئی ولولہ انگیز قوتوں کے پیکر بن جاتے ہیں۔ تب یہ نظارہ دلوں کو گرماتا اور بے کیف بے ولولہ جذبات میں ایک تموج برپا کر دیتا ہے یہاں تک کہ بوڑھے دلوں کی کملائی ہوئی بوڑھی اُمنگیں بھی کروٹیں لیتی ہوئی بیدار ہوتی ہیں۔ اور ایام جوانی کی یادیں کسمسانے لگتی ہیں۔

اصلاح وارشاد کا پروگرام بھی ایکؔ۔ دوؔ۔ اور تینؔ کا ایک پروگرام تھا۔ جسے خدام نے پوری طرح سمجھا نہیں اور کچھ تو "ایکؔ" پر ہی مبہوت کھڑے رہ گئے اور کچھ کو "دوؔ" پر ہی سند آگئی۔ اس پروگرام کا مقصد یہ تھا کہ: اول نوجوانان احمدیت میں یہ احساس بیدار کیا جائے۔ کہ ان کے عقائد کی بنیاد تمام تر قرآن کریم پر مبنی ہے۔ اور ان کی سچائی اور قوت کا سرچشمہ قرآن ہی ہے۔ اور دوسرے وہ اس احساس کے بیدار ہونے پر حسب توفیق اس طاقت کے سرچشمہ سے پانی پئیں۔ اور اس آسمانی قوت کو اپنے رگ وریشہ میں دوڑتا ہوا محسوس کریں۔ کوئی عقیدہ ان کا ایسا نہ رہے جسے وہ قرآن کریم کی عطا کردہ براہین اور دلائل سے ثابت نہ کر سکیں اور کوئی اعتراض ان پر ایسا وارد نہ ہو جسے وہ قرآن کی قوت سے ردّ اور پارہ پارہ نہ کر سکیں۔ تب وہ اپنے قویٰ کو مجتمع کریں اور اذنِ عمل پر مسابقت کی دوڑ میں سر دھڑ کی بازی لگا دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تب جہاں جہاں اور جب تینؔ —— کی آواز ان کے کانوں میں پڑے وہ مشاغل اور حرکت کی ایک تصویر بن جائیں۔ اور پُرولولہ دلوں اور دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ حکیمانہ طرز عمل اور نیک نصیحت کے ذریعہ بنی نوع انسان کو ہدایت کی طرف بلانے میں مصروف ہو جائیں۔

اس سعیٔ عمل میں خدا بہت برکت دے اور یہ دوڑیں عام ہو جائیں۔ خدام خدام پر سبقت لے جانے میں کوشاں ہوں اور مجالس مجالس پر۔ ضلعے ضلعوں سے آگے بڑھیں۔ اور علاقے علاقوں کو پیچھے چھوڑ جائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے علم میں برکت دے۔ آپ کے عمل میں برکت دے۔ آپ کے قول میں برکت دے۔ آپ کے فعل میں برکت دے۔ قرآنی دلائل

آپ کی زبان پر جاری ہوں۔ اور ان کی قوت دلوں کی گہرائیوں تک تاثیر کرتی ہوئی اُتر جائے۔ ہر بستی اور ہر مقام پر آپ کو بکثرت روحانی اولاد عطا ہو۔ کوئی آج آپ سے ہدایت پائے تو کوئی کل۔ کوئی صبح اور کوئی شام۔ آپ ایک نہیں بلکہ

اک سے ہزار ہوویں ۔ بابرگ و بار ہوویں
حق پر نثار ہوویں ۔ مولیٰ کے یار ہوویں

اور اے امام زمانہ کی روحانی اولاد! یہ نوشتۂ تقدیر آپ کے حق میں بھی پورا ہو کہ:۔

الٰہی تیرے فضلوں کو کروں یاد	بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد	بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی	فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

اصلاح وارشاد کے سلسلہ میں قائدین کی جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ اُن میں "ایک" اور "دو" کی تصویریں تو نظر آجاتی ہیں لیکن "تین" کا ولولہ انگیز اور خوشکن منظر ابھی کیوں دکھائی نہیں دیا۔

اے قائدینِ مقام وضلع وعلاقہ۔ میرے معزز بھائیو! میرے عزیز ہمسفرو! میرے قریبی دلی وجانی ساتھیو! ہم بُت گر تو نہیں ہیں کہ دوڑ کے میدانوں میں چاق وچوبند جوانوں کے بت گھڑ گھڑ کر نصب کرنے لگیں۔ یہ بُت احمدیت کے کسی کام نہ آئیں گے۔ احمدیت کو ضرورت ہے ایسے مضبوط۔ توانا اور فعّال نوجوانوں کی جن کے سینوں میں زندہ دل دھڑک رہے ہوں اور بے پناہ قوت کے اجتماع سے جن کا انگ انگ پھڑکتا نظر آئے۔ مستعد، چاق وچوبند۔ دوڑ پڑنے کے لئے تیار و بے قرار۔ اسپانِ ترکی وتازی! وہ لگاموں کے تو محتاج ہوں کہ حدِ اعتدال سے آگے نہ نکل جائیں مگر مہمیز کے کچوکوں سے ناآشنا۔

اصلاح وارشاد کے میدانوں میں ایسے نوجوان تیار کرکے آزمائشِ علم وعمل کے لئے پھینکئے اور ان کی محنتوں کے ماحصل سے احمدیت کی جھولی بھر دیجئے۔ "ایک" اور "دو" آپ نے کہا اور کہہ رہے ہیں۔ "تین" کہنے کا وقت کب آئیگا؟ آخر کب آئے گا یہ وقت؟ کب آنکھیں اس نظارہ سے خیرہ ہونگی؟

دیر ہوئی جاتی ہے . . . . . . میرے بھائیو بہت دیر ہوئی جاتی ہے۔ منتظر نگاہوں کو کب آپ خوشیوں کے چہرے دکھلائیں گے!!!

اللہ تعالیٰ روح القدس سے آپ کی مدد کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین:

والسّلام۔

مرزا طاہر احمد
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

معارف القرآن

کارخانۂ عالم کا راز

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ (النبا)

ترجمہ:۔ (سوچیں تو سہی کہ) کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا۔ اور پہاڑوں کو میخوں کے طور پر۔ اور (پھر) ہم نے تم (سب لوگوں) کو جوڑا (جوڑا) بنایا ہے۔

تفسیر:۔ ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ایک طرف زمین اور جبال کی پیدائش کا سلسلہ اور دوسری طرف انسانی فطرت میں تنوع کا پایا جانا۔ اور مختلف الطبائع انسانوں کا مختلف جہات کی طرف اپنے مقصد کے حصول کے لئے دوڑنا یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ انسان کے سامنے کوئی بڑا مقصد ہے۔ جس کے حصول کے لئے اس نے کوشش کرنی ہے۔ پس انسانی فطرت کی یہ کشمکش ایک طرف کلام الٰہی کی ضرورت پر دلالت کرتی ہے۔ دوسری طرف بعث بعد الموت پر دلالت کرتی ہے۔ اور تیسری طرف کلام الٰہی کے نزول کے بعد اس کے غلبہ پر بھی دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اگر کلام الٰہی کا غلبہ نہیں ہونا تھا۔ تو پھر اس کے نزول کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ پس یہ امر کلام الٰہی کے غالب آنے پر بھی دلالت کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ زمین جس پر انسان بستا ہے۔ اس میں بے انتہاء اشیاء اور قوتیں پیدا کر کے اور پہاڑوں کے ذریعہ خورو نوش اور سائنٹفک ترقیات کے سامانوں کو مستقل رنگ دے کر اور انسانوں کو اس صورت میں پیدا کر کے کہ وہ مختلف مزاجوں کے مطابق زمین کی مختلف قابلیتوں کو ترقی دیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ پھر انسان کو بھی مرد و زن بنا کر اور ایک مستقل قائم رہنے والے وجود کی شکل دے کر اللہ تعالےٰ نے ثابت کر دیا ہے کہ انسان غیر محدود ترقیات کے لئے اور دائمی زندگی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اگر یہ بات ثابت ہے تو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ اس دنیا میں فنا ہونے والے انسان کے لئے کسی اور دنیا میں دائمی زندگی کا سامان مہیا ہونا چاہیئے۔ اور اس دائمی زندگی کے لئے کوئی ہدایت نامہ اور اس ہدایت نامہ پر چلنے والوں کے لئے کامیابی کی ضمانت بھی ہونی چاہیئے۔ ورنہ کارخانۂ عالم بیکار محض ثابت ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر۔ جلد ششم جزء چہارم نصف اوّل صفحہ ۱۴-۱۵)

درس الحدیث

دل کی صفائی ضروری ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَ اِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ، اَلَا وَ اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهٗ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ : اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

(مسلم کتاب البیوع باب اخذ الحلال)

ترجمہ:۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ حرام و حلال واضح ہے۔ ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں۔ اور جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو لوگ مشتبہات سے بچتے رہے۔ انہوں نے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر لیا اور جو شخص شبہات میں پڑ گیا بہت ممکن ہے۔ کہ وہ حرام میں جا پھنسے یا کسی جُرم کا ارتکاب کر بیٹھے۔ ایسے شخص کی مثال بالکل اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقے کے قریب قریب اپنے جانور چراتا ہے۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ اس کے جانور اس علاقہ میں گھس جائیں۔ دیکھو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے۔ جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یاد رکھو اللہ تعالےٰ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں۔ اور سنو! انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے۔ اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے ؎

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

رُوحِ اخوّت

ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور بعض احمدی بھائی ایسے ہیں کہ انہوں نے بیعت کی ہوئی ہے اور اخلاص بھی رکھتے ہیں۔ مگر بعض اقوال اور حرکات ان سے بیجا ظاہر ہوتی ہیں۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

"اصل بات یہ ہے کہ سب لوگ ایک طبقہ کے نہیں ہوتے۔ خدا تعالیٰ نے بھی قرآن شریف میں مومنوں کے طبقات بیان کرتا ہے منھم ظالمٌ لنفسہٖ ومنھم مقتصدٌ ومنھم سابقٌ بالخیرات۔ کہ بعض ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض میانہ رَو اور بعض سبقت کرنے والے۔

دوسری یہ بات ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی تو ترقی آہستہ آہستہ ہی کی تھی۔ ایمان میں بھی اور عمل میں بھی۔ لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو ایک صحابی سے آپ نے ایک ٹکڑا زمین کا مسجد بنانے کے لئے طلب کیا۔ اس نے عذر کیا۔ اور کہا کہ مجھ کو آپ درکار ہے اب یہ کس قدر گناہ کی بات تھی کہ خدا کا رسُول مسجد کے لئے زمین طلب کرے۔ اور یہ باوجود مرید ہونے کے اپنی نفسانی ضرورت کو دین کی ضرورت پر ترجیح دیتا ہے۔ لیکن آخر وہی صحابہؓ تھے کہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے سر کٹوائے۔ ترقی ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ ایک سال انسان کچھ کرتا ہے دوسرے سال کچھ۔ لیکن اگر بدظنی کریں۔ تو اس کی مثال یہ ہوگی۔ کہ ایک مریض ہمارے پاس آتا ہے جو کہ طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہے۔ اور ہم اسے ایک دو دن دوا دے کر نکال دیں۔ اور پورے طور پر لگ کر علاج نہ کریں۔ ہمارا کام تو رات دن ان کیلئے دُعا، تضرع اور ابتہال میں لگا رہنا ہے مبلّغین کا یہ کام نہیں ہوتا کہ ہر ایک بات پر چڑ کر لوگوں سے متنفر ہوتے رہیں۔ ابھی یہ لوگ قابلِ رحم ہیں اور خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کے سامان کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں سب ایک درجہ کے نہیں ہوتے۔ صحابہؓ میں سے بعض اس درجہ کے تھے کہ عنقریب نبی کے مقام پر پہنچ جاویں اور بعض ادنیٰ درجہ کے۔ جیسے دریا میں موتی بھی ہوتا ہے اور مونگا بھی اور سیپ بھی اور دوسری اشیاء مثل سونا اور دوسرے حیوانات کے۔ ایسا ہی جماعت کا حال ہوتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اسکو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۷۶ تا ۷۸)

بیت اللہ کی از سرِ نو تعمیر کے مقاصد اور ہمارا فرض

ایک الٰہی تحریک اور سکیم کی رُو سے

"اپنی جانوں کی فکر کرو اور اُن ذمہ داریوں کے نباہنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جو الٰہی منشاء کے مطابق ایک سکیم کے ماتحت میں آپ پر ڈالنے والا ہوں"۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ راحسان ۱۳۴۶ ہش کو خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ تمام اقوامِ عالم پر اسلام کی برتری ثابت کر کے اسلام کو دنیا میں اس معنے میں غالب کیا جائے کہ تمام اقوامِ عالم اسلام کی صداقت کی قائل ہو جائیں اور اس کی برکات اور اس کے انوار سے حصہ لینے والی ہوں۔ بعثت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے دو پیشگوئیاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کیں۔ ایک تو یہ کہ غلبۂ اسلام فوری طور پر یا چند سالوں میں نہیں ہوگا بلکہ ایک وقت لگے گا دنیا میں اسلام کو غالب کرنے پر۔ اور دوسرے یہ بشارت دی کہ اسلام کا یہ غلبہ بڑے لمبے عرصہ تک دنیا میں قائم رہے گا۔ اور بنی نوع انسان نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی برکات اور اس کے فیوض سے حصہ لیتے رہیں گے۔ اس کے نتیجہ میں ایک طرف غلبۂ اسلام کے لئے ہماری قربانیوں میں دوام پایا جانا چاہیئے۔ اور دوسری طرف دعاؤں اور جدوجہد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کچھ اس طرح جذب کرنے کی ضرورت ہے کہ جو جنت اس دنیا میں ہمیں اس کی طرف سے عطا ہو وہ بھی قائم رہنے والی ہو۔ جلدی خزاں نہ آجائے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بڑے زور سے ایک تحریک پیدا کی ہے۔ اس کے متعلق مَیں ابھی غور کر رہا ہوں"۔ (الفضل ۱۳ راحسان ۱۳۴۶ ہش)

۱۰ راحسان ۱۳۴۶ ہش کو خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

"جیسا کہ مَیں نے گذشتہ جمعہ میں مختصراً بیان کیا تھا کہ ایک اہم مضمون کی طرف اللہ تعالیٰ نے میری توجہ کو پھیرا ہے۔ بطور تمہید کے میں نے یہ دو خطبے دیئے ہیں اور ان خطبوں میں مَیں نے کوشش کی ہے کہ مَیں اپنی بہنوں پر اس بات کی اچھی طرح وضاحت کر دوں کہ بڑی اہم ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر عائد ہوتی ہیں"۔

(الفضل ۹ رشہادت ۱۳۴۶ ہش)

اس کے بعد ۲۲ راحسان ۱۳۴۶ ہش کو عیدالاضحیہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ فرماتے ہوئے ابتداء میں فرمایا:۔

"جمعہ کے دو خطبوں میں مَیں نے بطور تمہید کے اپنی بہنوں کو مخاطب کیا تھا۔ آج مَیں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔

آج کا دن جو قربانیوں کی عید کا دن ہے اسے مَیں نے اس مضمون کے شروع کرنے کے لئے اس لئے منتخب کیا ہے۔ کہ میرے مضمون کی ابتداء وقفِ ابراہیمی سے ہی ہوتی ہے۔ . . . . قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خانہ کعبہ کی بنیاد کم و بیش اٹھارہ بیس[1] مقاصد اور اغراض کے پیشِ نظر رکھی گئی تھی۔ اور قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان مقاصد کا حصول حقیقۃً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن بعثتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریباً اڑھائی ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی تیاری کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وقف کا مطالبہ کیا تھا۔“

(الفضل ۱۷ رشہادت ۱۳۴۶ھش)

خطبۂ عید کے آخر میں فرمایا:۔

”جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے خانہ کعبہ کی بنیاد کے جو مقاصد تھے وہ کم و بیش اٹھارہ بیس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتائے ہیں۔ اور ان مقاصد کو پورا کرنیوالے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اگلے خطبوں میں مَیں انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تفصیل سے یہ مضمون بیان کروں گا۔ اور پھر اس مقام تک پہنچوں گا۔ جس کی طرف مَیں اشارۃً ذکر کر آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے اہم معاملہ کی طرف میری توجہ کو پھیرا ہے اور میرا فرض ہے کہ مَیں آپ دوستوں کے سامنے اس کو بیان کروں۔ اور آپ کا پھر فرض ہوگا۔ کہ آپ اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر خدا تعالیٰ کے لئے اور اسکی رضا کے حصول کے لئے وہ عظیم جدوجہد اور قربانی خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں جس کی طرف اللہ تعالیٰ آپ کو بلا رہا ہے۔“ (ایضاً)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل تاریخوں کے مطابق دس خطباتِ جمعہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ بیت اللہ کی از سرِ نو تعمیر کے تیئیس ۲۳ عظیم الشان مقاصد بالتفصیل بیان فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان مقاصد کو سورۃ آلِ عمران کی ۹۷ و ۹۸ آیات اور سورۃ البقرۃ کی ۱۲۶ تا ۱۳۰ آیات سے مستنبط فرمایا ہے:۔

خطباتِ جمعہ	اشاعت روزنامہ الفضل[2]
۱۔ ۳۱ رامان ۱۳۴۶ھش	۲۳ رشہادت ۱۳۴۶ھش
۲۔ ۷ رشہادت 〃	۳۰ر 〃 〃
۳۔ ۲۱ر 〃 〃	۷ ر ہجرت 〃
۴۔ ۵ ر ہجرت 〃	۱۴ر 〃 〃
۵۔ ۱۲ر 〃 〃	۲۱ر 〃 〃
۶۔ ۱۹ر 〃 〃	۲۸ر 〃 〃
۷۔ ۲۶ر 〃 〃	۴ر احسان 〃
۸۔ ۲ر احسان 〃	۱۱ر 〃 〃
۹۔ ۹ر 〃 〃	۱۸ر 〃 〃
۱۰۔ ۱۶ر 〃 〃	۲۵ر 〃 〃

[1] حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد کے خطبات میں تیئیس مقاصد بیان فرمائے ہیں۔

[2] حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ دس خطبات نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے کتابی صورت میں بھی شائع ہوئے ہیں۔

خطبۂ جمعہ فرمودہ ۱۶؍ احسان ۱۳۴۶ ہش میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ان خطبات کے دوران ایک بزرگ نے مجھے لکھا کہ آپ کے جو خطبات ہو رہے ہیں ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام سے بھی ہے جو "تذکرہ" کے صفحہ ۸۰۱ پر درج ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمتِ الٰہی
کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے
کیونکہ اس کو اسرارِ ملکوتی سے حصہ ہے۔"

پس میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو میری توجہ کو اس طرف پھیرا۔ خدا یہ چاہتا ہے کہ قوم کے بزرگ بھی، اور قوم کے نوجوان بھی، قوم کے مرد بھی، اور قوم کی عورتیں بھی اس حکمتِ الٰہی کو سمجھنے لگیں جس حکمتِ الٰہی کا تعلق خانہ کعبہ کی بنیاد سے ہے۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اولوالالباب ٹھہریں اور اس کی آواز کو، اور اس کے احکام کو اور احکام کی حکمتوں کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔ اور ان قدوسیوں کے گروہ میں شامل ہوں۔ کہ جن پر اللہ تعالیٰ کے ہر آن فضل ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ جو منصوبہ یا سکیم میں جماعت کے سامنے رکھوں گا۔ اس کا اصل مقصد ان نوجوانوں کی تربیت ہے جن کی عمر اگر وہ احمدیت میں پیدا ہوئے ہیں تو ابھی ۲۵ سال تک کی ہے۔ یا ان کی عمر اگر وہ جماعت میں نئے داخل ہونے والے ہیں تو ۱۵ سال کی ہے لیکن اس تربیت کے لئے جوان بچوں کی ہم نے کرنی ہے۔ ان کے بڑوں کی تربیت کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اس نسل کی تربیت کر سکیں۔ پس دوسرے نمبر پہ مخاطب جماعت کے سب مرد اور جماعت کی سب بہنیں ہیں۔ جن کی عمر اس وقت ۲۵ سال سے اوپر ہے۔ کیونکہ ان لاکھوں نوجوانوں کی تربیت جو ۲۵ سال سے کم عمر یا دوسرے لحاظ سے پندرہ سال سے کم عمر کے ہیں صرف میں اکیلا یا میرے چند ساتھی نہیں کر سکتے۔ ہمیں ہر گھر کی تطہیر کرنی پڑے گی۔ تاکہ ہر گھر میں پرورش پانے والا خدا کا سپاہی بنے اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ ہمیں ہر محلہ، ہمیں ہر قصبہ، ہمیں ہر شہر کی پاکیزگی کے سامان کرنے پڑیں گے تاکہ اسی ماحول میں وہ نسل پیدا ہو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس پر اپنی جانیں اور اپنے اوقات اور اپنی عزتیں اور اپنے اموال خرچ کرنیوالے ہوں اور قربان کرنیوالے ہوں۔

شاید مجھے یوں کہنا چاہیئے۔ کہ پہلے بڑوں کی تربیت کرنا ضروری ہے۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے ان چھوٹوں کی تربیت کی جا سکے۔ جن پر بڑی ہی اہم ذمہ داریاں عنقریب پڑنے والی ہیں۔ یاد رکھیں۔ اگر ہم نے اس میں غفلت برتی تو ہم پر خدا کا غضب نازل ہوگا۔ اور ایک اور قوم پیدا کی جائے گی۔ جو خدا کے وعدوں کی وارث بنے گی۔ پس اپنی جانوں کی فکر کرو۔ اور اُن ذمہ داریوں کو نباہنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جو الٰہی منشاء کے مطابق ایک سکیم کے ماتحت میں آپ پر ڈالنے والا ہوں۔ اور جن کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی کی توفیق سے آئندہ خطبات میں میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔" (الفضل ۲۵؍ احسان ۱۳۴۶ ہش)

مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ سے بیت اللہ کی از سرِ نو تعمیر کے مقاصد کا استنباط کیا گیا ہے۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ٥ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ٥

(آلِ عمران - آیت ۹۷، ۹۸)

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا ۚ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ٥ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ٥ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ٥ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ٥ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٥

(البقرة - آیت ۱۲۷ تا ۱۳۰)

ترجمہ:۔ سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجبِ) ہدایت ہے۔ اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیامگاہ ہے۔ اور جو اس میں داخل ہو۔ وہ امن میں آجاتا ہے۔ اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں۔ (یعنی) جو بھی اس تک جانے کی توفیق پائے اور جو انکار کرے تو (وہ یاد رکھے کہ) اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (یعنی کعبہ) کو لوگوں کے لئے بار بار جمع ہونے کی جگہ اور امن کا (مقام) بنایا تھا۔ اور (حکم دیا تھا کہ) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا۔ کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک (اور صاف) رکھو۔ اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے رب اس (جگہ) کو ایک پُر امن شہر بنا دے۔ اور اس کے باشندوں میں سے جو بھی اللہ پر اور آنیوالے دن پر ایمان لائیں

انہیں (ہر قسم کے) پھل عطا فرما۔ (اس پر اللہ نے) فرمایا۔ اور جو شخص کفر کرے اُسے (بھی) میں تھوڑی مدت تک فائدہ پہنچاؤنگا۔ پھر اسے مجبور کر کے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جاؤنگا۔ اور (یہ) بہت بُرا انجام ہے۔ اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور (اس کے ساتھ) اسماعیل بھی (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب! ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول فرما۔ تو ہی (ہے جو) بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! اور (ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ) ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی فرمانبردار جماعت (بنا) اور ہمیں ہمارے (مناسب حال) عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف (اپنے) فضل کے ساتھ توجہ فرما۔ یقیناً تُو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجہ کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! (ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تُو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما۔ جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے۔ اور انہیں پاک کرے یقیناً تو ہی غالب (اور) حکمتوں والا ہے۔ (ترجمہ از تفسیرِ صغیر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ بالا آیاتِ قرآنیہ سے خدائی انتقاد کے مطابق بیت اللہ کی از سرِ نو تعمیر کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد مستنبط فرمائے ہیں۔ وہ قرآنی کلماتِ مبارکہ بھی درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

۱۔ وُضِعَ لِلنَّاسِ۔
۲۔ مُبٰرَكًا۔
۳۔ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ۔
۴۔ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ۔
۵۔ مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ۔
۶۔ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔
۷۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔
۸۔ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ
۹۔ وَاَمْنًا
۱۰۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى
۱۱۔ طَهِّرَا بَيْتِيَ
۱۲۔ لِلطَّآئِفِيْنَ
۱۳۔ وَالْعٰكِفِيْنَ
۱۴۔ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ
۱۵۔ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا
۱۶۔ وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ
۱۷۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
۱۸۔ السَّمِيْعُ
۱۹۔ الْعَلِيْمُ
۲۰۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۔
۲۱۔ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا۔
۲۲۔ وَتُبْ عَلَيْنَا۔
۲۳۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

۲۳ احسان ۱۳۵۲ ہش کو خطبہ جمعہ میں حضور

ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلہ میں فرمایا:۔

"اب میں اختصار کے ساتھ اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ میں نے اس سلسلہ خطبات کے پہلے دو خطبے اپنی بہنوں کو مخاطب کر کے دیئے تھے۔ اب میں اپنی سکیم میں بھی پہلے انہیں ہی مخاطب کرتا ہوں۔ پچھلے خطبوں میں میں نے بتایا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی نسل میں اس عظیم عبد کو پیدا کرے جو کامل عبد کی شکل میں دنیا پر ظاہر ہو۔ اور جس کی تعلیم کے نتیجہ میں دنیا میں خالص توحید قائم ہو۔ . . . . توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے . . . . . . چونکہ بدرسوم کا مسلم معاشرہ میں داخلہ زیادہ تر عورتوں کی راہ سے ہوتا ہے اس لئے آج میری پہلی مخاطب بہنیں ہی ہیں۔ گو عام طور پر تمام احباب جماعت اور افراد جماعت مرد ہوں یا عورتیں وہ میرے مخاطب ہیں . . . . . .
اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا۔ اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔"

(الفضل ۲ر وفا ۱۳۴۶ھش)

اس کے بعد ۶۷ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ کے تیسرے روز ۱۳ر صلح ۱۳۴۶ھش کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی سلسلہ میں جماعت سے ایک نہایت اہم، جامع اور پُر معارف خطاب فرمایا۔ حضور کے اس خطاب کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"گذشتہ سال میں نے چند خطبات میں ان مقاصد پر روشنی ڈالی تھی۔ جن کا تعلق خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر سے تھا اور کسی قدر تفصیل کے ساتھ یہ بتایا تھا کہ یہ تمام مقاصد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کو حاصل ہوئے تھے۔ خیال تھا کہ آج کے دن اس تمہید کے بعد میں ایک عملی منصوبہ جماعت کے سامنے رکھوں گا۔ لیکن ایک دن قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس طرف پھیری کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے قوم میں بہت سی باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ میں نے غور کیا تو اس سلسلہ میں نو باتیں میرے ذہن میں آئیں۔ جن پر عمل کرنے اور ان کو اپنی زندگیوں میں پختہ کرنے کے بعد جماعت اس منصوبہ پر جو میں انکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں زیادہ بہتر طریق پر عمل کر سکیگی . . . . یہ بنیادی خوبیاں یہ ہیں:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی۔
۲۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت۔
۳۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی جائے۔
۴۔ اس عقل کا پیدا ہونا اور اسے منور اور روشن کرنا جو برائیوں سے روکتی ہے۔

۵- تدبیر کو اس کے کمال تک پہنچانا۔

۶- مسابقت کی روح پیدا کرنا۔ کہ وہ دوسروں سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے والا ہو جائے۔

۷- یہ جذبہ جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہو۔ کہ ہم نے ساری دنیا میں پھیل جانا ہے۔

۸- رضاکارانہ طور پر خدمت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

۹- توکل کو اس معیار پر پہنچایا جائے کہ جہاں صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہو۔ اور دل اس یقین سے پُر ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارا کارساز ہے اور وہ ہمارے سب کام کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۱۹ ار صلح ۱۳۴۶ ہش)

(رضاکار منصور احمد قمر)

تعلیم القرآن اور عارضی وقف کی سکیم کے متعلق آسمانی بشارت

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اس وقت عالم بیداری میں مَیں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے۔ اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشنی کر دیتی ہے۔ اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا۔ اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا۔ اور ایک پُر شوکت آواز فضا میں گونجی۔ جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی۔ اور وہ یہ تھی۔ "بُشْرٰی لَکُمْ" یہ ایک بڑی بشارت تھی۔ لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی۔ کہ جس نور کو مَیں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی۔ کہ گذشتہ پیر کے دن مَیں ظہر کی نماز پڑھا رہا تھا۔ اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے۔ اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی۔ کہ جو نور مَیں نے اس دن دیکھا تھا۔ وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا۔ اور انوارِ قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو زمین پر محیط ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(الفضل ۱۰ ار ظہور ۱۳۴۵ ہش)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۶۷ء

(مکرم محمود احمد صاحب شمیم - ربوہ)

سالانہ اجتماع ۱۹۶۷ء کے موقع پر اجتماع کے بارے میں مضمون نویسی کے ایک انعامی مقابلہ کا اعلان کیا گیا تھا افسوس ہے کہ بہت کم خدام نے اس طرف توجہ دی ہے۔ تاہم جو مضامین موصول ہوئے ان میں امتیاز حاصل کرنے والے مضمون نگار خدام کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

اول ۔ مکرم محمود احمد صاحب شمیم (ربوہ)۔ دوم ۔ مکرم اخوند ریاض احمد صاحب (ملتان) سوم۔ مکرم منصور احمد صاحب (جھنگ صدر) اول قرار پانے والا مضمون قارئین خالد کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے اس کا انعام مبلغ پچاس روپے انشاء اللہ سالانہ اجتماع کے موقع پر دیا جائیگا (بارك الله لهم) (ادارہ)

۲۰-۲۱ اور ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء خدام و نونہالان احمدیت کے لئے اپنی سالانہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے اور اپنے پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز، صدر محترم خدام الاحمدیہ اور دیگر بزرگان دین سے روحانی، ذہنی، اخلاقی اور جسمانی تربیت حاصل کرنے کے وہ مبارک دن تھے جو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آئے اور فرزندان توحید کے دلوں میں از سر نو چنگاری روشن کرتے ہوئے گذر گئے کہ ہم انشاء اللہ تعالےٰ محض اسی کے فضل و کرم سے اپنی جان، مال عزت اور وقت کو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی سربلندی کیلئے قربان کر دیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالےٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرما کر جلد وہ دن لے آئے۔ جب اکناف عالم میں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی صدا گونجنے لگے۔ یہ وہ منزل مقصود ہے جہانتک پہنچنا فرزندان احمدیت کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ خدام الاحمدیہ کو بلایا گیا۔ تا ان کو روحانی، ذہنی، اخلاقی اور جسمانی تربیت دی جائے۔ تاکہ وہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اپنے پیارے رب کے حضور قربانیاں پیش کر سکیں۔

۲۰ اکتوبر بروز جمعہ ساڑھے سات بجے صبح خدام مقام اجتماع سے باہر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ کچھ اجتماع میں داخلہ کا اجازت نامہ حاصل کرنے میں مصروف ہو گئے۔ کچھ اپنی باری کے منتظر تھے۔ جو کوئی آتا دوسروں کو السلام علیکم کا تحفہ دیتا۔ کوئی کسی سے بغلگیر ہو رہا تھا تو کوئی مصافحہ پر اکتفا کر رہا تھا۔ ربوہ کے رہنے والے خدام باری باری گیٹ سے باہر وقار عمل کر رہے تھے اور اپنے باہر سے آنے والے بھائیوں کیلئے قابل تقلید نمونہ پیش کر رہے تھے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں سے آنے والے خدام اپنے دوستوں سے مل کر

عجیب بشاشت محسوس کر رہے تھے۔ باہمی روحانی تعلق تھا عجیب نظارہ تھا۔ جسے دیکھکر جنت کے سرور اور دائمی لذتوں کا تصور ذہن میں آتا تھا۔ جب ہر طرف سے "سلامًا قولًا من ربّ الرحیم" کی صدا آئے گی۔ میں محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسانِ عظیم تلے دبا جا رہا تھا۔ کہ جن کے طفیل ہم میں یہ باہمی اخوت پیدا ہوئی۔ دل سے یہ صدا نکل رہی تھی۔

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّكَ دَائِمًا
فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

صبح ساڑھے سات بجے سے گیارہ بجے تک خدام پوری تندہی سے اپنے خیمے نصب کرتے رہے حالت یہ تھی کہ کسی کے ہاتھ میں کھرپا ہے تو کوئی سوئی دھاگے سے خیمہ تیار کر رہا تھا۔ بعض خیمے لگا رہے تھے۔ تو بعض خیمے نصب کر چکنے کے بعد اپنا سامان خیموں میں درست کر رہے تھے۔ ہر حزب بساط بھر کوشش کر رہا تھا کہ ان کا خیمہ اوّل قرار پائے۔ گیارہ بجے تک جملہ خدام کے خیمے نصب ہو چکے تھے۔

نماز جمعہ کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی تقریر فرمائی اور دُعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے اجتماع کو کامیاب کرے اور خدام کو اس سے کماحقہٗ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اجتماع کا آغاز نہایت شان سے ہوا۔ ہر نوع کی تربیت کا روزانہ پروگرام مقرر تھا۔ جسمانی تربیت کے لئے مختلف ورزشی مقابلہ جات اور کھیلیں ہوئیں جن کا مختصراً ذکر درج ذیل ہے:۔

والی بال۔ نٹ بال۔ کبڈی۔ دوڑ چھلانگ لگانا۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا اور نشانہ غلیل وغیرہ کے مقابلہ جات ہوتے رہے۔ جن میں دوڑ۔ چھلانگ لگانا۔ کلائی پکڑنا۔ گولہ پھینکنا اور نشانہ غلیل وغیرہ میں انفرادی طور پر اول اور دوم آنے والے خدام انعام کے مستحق قرار پائے۔ یہ منظر خاصا دلچسپ تھا۔ والی بال۔ کبڈی اور رسہ کشی کے مقابلہ جات میں سرگودھا۔ ربوہ۔ ملتان اور کراچی وغیرہ کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ یہ وقت بڑا پرلطف گذرا۔ ایک ٹیم اگر جیت جاتی۔ تو خدا کا شکر بجا لاتی۔ اور دوسری ہار جاتی تو عہد کرتی کہ آئندہ سال انشاء اللہ جیت کر رہیں گے۔ کھیلوں کے دوران سٹیج پر اعلان ہوتا رہا۔ کہ خدام تالی نہ بجائیں۔ یہ اسلامی شعار نہیں اور مردوں کے شایانِ شان نہیں۔ چنانچہ اس کی تعمیل ہوئی۔ بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے خادم کے لئے "آفرین و مرحبا" کی صدائیں بلند ہوتیں۔ اور اسے نقد انعام ملتے نیز خوشی کا اظہار ہوتا۔ باقی خدام کے دل میں رشک پیدا ہوتا۔ جسمانی صحت کی اہمیت کے پیشِ نظر صدر محترم نے فرمایا۔ کہ میرے دل میں مومن کا تصور ایسا ہے کہ وہ صحت مند اور توانا ہونا چاہیئے۔ اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح بہادر ہو۔ مثلاً جیسے حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت حمزہؓ وغیرہ تھے۔ غرض قوموں کی تاریخ میں جسمانی صحت بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر کمزور صحت کا

یا بحیثیت قوم اگر صحت کمزور ہو۔ تو قوم کا ترقی کرنا محال بلکہ ناممکن ہے۔

ذہنی اور علمی تربیت کے لئے خدام کو عام دینی معلومات قرآن مجید اور ذہانت کے پرچے دیئے گئے۔ عام دینی معلومات اور قرآن مجید کے پرچہ جات حل کرنے کے بعد پنڈال سے باہر چند خدام کھڑے گفتگو کر رہے تھے۔

پہلا:۔ "میں نے تقریباً سارے سوال ٹھیک حل کئے ہیں۔"

دوسرا:۔ "دینی معلومات کے پرچے میں مجھ سے دو غلطیاں ہوئیں اور قرآن مجید کے پرچے میں ایک۔"

میں یہ گفتگو سنتا ہوا خیمہ جات کو جا رہا تھا جبکہ ایک خادم اپنے ساتھی سے حسرت بھرے دل سے کہہ رہا تھا۔ "افسوس کہ مجھ سے دینی معلومات کے پرچے اور قرآن مجید کے پرچے میں غلطیاں ہو گئی ہیں۔ میں نے پہلے کبھی ایسا امتحان نہیں دیا تھا۔ اس مرتبہ پتہ چل گیا ہے۔ آئندہ تیار رہینگے تو ایسی غلطیاں نہیں ہونگی۔ انشاء اللہ"

پرچہ ذہانت کے متعلق بھی خدام کے جذبات ایسے ہی تھے۔ پرچہ حل کرنے کے بعد خدام خیموں میں آ گئے۔ اور پرچہ ذہانت کے متعلق باہم گفتگو ہونے لگی۔

پہلا:۔ "بھائی وہ رشتہ والا جو سوال تھا اُسکا کیا جواب تھا؟"

دوسرا:۔ "ماموں اور بھانجا"

تیسرا:۔ "نہیں سسرال اور داماد"

چند لمحات سب نے سوچنا شروع کر دیا۔ پھر یکبارگی "ٹھیک ہے ٹھیک ہے" کہنے لگے۔ خیمہ میں ایک خادم اپنے دوست سے پوچھ رہا تھا کہ "دوست تم نے تیسرے سوال کا کیا جواب لکھا؟"

غرض پرچہ ذہانت کافی دلچسپ تھا۔ اور پرچہ حل کرنے کے بعد بھی خدام اس پر بحث کرتے رہے۔ ہر دل میں یہ آرزو رہی کہ کاش وہ سب سوالوں کے جواب ٹھیک لکھتا۔ پھر دل کو یوں تسلی دیتے کہ آئندہ ایسے سوالوں پر غور کرتے رہا کریں گے۔ پہلے تو کبھی خیال ہی نہیں کیا تھا۔

علاوہ ازیں خدام کا علمی معیار جانچنے کے لئے حفظِ قرآن ترجمۃ القرآن۔ مطالعہ احادیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ اور اوّل دوم درجات حاصل کرنے والے خدام انعام کے مستحق قرار پائے۔ باقی خدام کو بھی اپنا علمی معیار بلند کرنے کی ترغیب دی گئی۔

خدام کو چھوٹی چھوٹی صنعتوں کی طرف راغب کرنے کے لئے صنعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا جو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبۂ صنعت و تجارت نے کیا۔ نمائش میں مجالس ملتان۔ سرگودھا اور ربوہ وغیرہ کے خدام کے ہاتھوں کی بنی ہوئی مختلف اشیاء دکھائی گئیں۔ میں نمائش دیکھ کر خیمہ میں گیا اور اپنے دوستوں کو بھی ترغیب دلائی۔ میری باتیں سُنکر سب نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور نمائش دیکھنے کے لئے چل پڑے۔ نمائش بڑی دلچسپ اور سُود مند تھی۔ بیرون پاکستان کے جماعتہائے احمدیہ کے مبلغین اور نو مسلم احمدیوں کی جماعتی تصاویر کے ذریعہ دکھائی گئیں۔ یہ تصاویر احمدیت کے درخشاں مستقبل کا اظہار کر رہی تھیں۔ یہ وہ شیریں پھل ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو محض اپنے فضل سے انکی قربانیاں قبول فرما کر دیا

یہ تصاویر خدام کی روح کے لئے بشاشت اور ان کے ایمان کو تازہ کر رہی تھیں۔ نیز لکڑی کاغذ اور لوہے کی خدام کے ہاتھوں کی بنی ہوئی مختلف اشیاء بطور نمونہ موجود تھیں تا دیکھنے والے بھی تقلید کریں۔ لکڑی کے پرندے جن پر سفید روغن تھا بڑے خوبصورت تھے۔ ہر چیز زبان حال سے کہہ رہی تھی کہ تم ایک زندہ قوم ہو۔ تمہیں کچھ کرنا چاہیئے۔

خدام کے طعام کے بندوبست کے لئے لنگر خانہ تھا۔ اپنے کھانے پینے کے برتن سب ساتھ لے کر گئے تھے۔ جب کھانے کے لئے وقفہ ہوتا تو خدام خوراک کی پرچیاں دفتر اندرون سے بنوا کر بالٹیاں ہاتھوں میں لئے کھانا لانے کے لئے چلے جاتے کوئی لنگر خانہ سے کھانا لے کر آ رہا ہوتا تو کوئی لینے جا رہا ہوتا کچھ قطار میں کھانا لینے کے لئے کھڑے ہوتے۔ وقفہ کے دوران خدام کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے۔ اپنی پلیٹیں خود صاف کرتے۔ روٹی کے بقیہ ٹکڑے واپس کرتے بالٹیاں صاف کرتے پھر بشاشت کے ساتھ آئندہ پروگرام کے لئے تیار ہو جاتے۔

۲۲ اکتوبر کو حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (امیر جماعت احمدیہ لائل پور) نے "ذکر حبیب" پر تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں سے حسن سلوک اور خدمت کرنے کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ جو ہر خادم میں ایمان کی تازگی کا موجب ہوئے۔ یہ نصیحت آموز واقعات سُن کر مہمانوں کی مقدور بھر خدمت کرنے کا ہر خادم نے دل میں عہد کیا تا وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چل کر آپ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالےٰ سے برکت حاصل کر سکیں ایک موقعہ پر حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"جو مہمان آتا ہے اپنی قسمت کھاتا ہے اور جب جاتا ہے برکت چھوڑ جاتا ہے۔" پھر مہتممین مرکزیہ نے "تلقین عمل" کے پروگرام کے تحت اپنی اپنی سالانہ رپورٹیں پیش کیں۔ گذشتہ سال کی کارکردگی کی وضاحت کی اور ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد صدر محترم نے خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

روزانہ مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوتا۔ تجاویز پر بحث ہوتی اور آئندہ سال کا لائحہ عمل مرتب ہوتا۔ نمائندگان کی کثرت رائے جن امور پر متفق ہوتی وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بطور منظوری پیش کئے جاتے۔ آئندہ سال کے بجٹ پر مؤرخہ ۲۲ اکتوبر کو بحث جاری تھی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لے آئے اور آپ نے نمائندگان کی کثرت رائے سے نوّے ہزار روپیہ بجٹ منظور فرمایا۔

مقام اجتماع میں چائے۔ مٹھائی اور پھل وغیرہ کی دوکانیں بھی تھیں۔ درس قرآن مجید۔ اوقات نماز اور دیگر ضروری تقاریر کے وقت دوکانیں بند کر دینے کا حکم تھا۔ دینی اہمیت کے پیش نظر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی یہ بھی عملی تربیت تھی کہ دنیا میں رعایت اسباب کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ لیکن اتنا کہ دینی کاموں میں ہرج واقع نہ ہو۔ ایک دن یوں ہوا کہ درس کے موقعہ پر ایک دو دوکانداروں نے دوکانیں کھلی رکھیں۔ صدر محترم کو علم ہوا تو آپ نے اُسی وقت حکم دے دیا کہ سزا کے طور پر ان کی دوکانیں بند کروا دی جائیں۔

۲۲ اکتوبر بروز اتوار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے اُن خدام میں انعامات تقسیم فرمائے

جنہوں نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرکے اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کی تھی۔ تقسیم انعامات کا نظارہ دیکھ کر شاید میری طرح جملہ خدام کی روح بھی تڑپ رہی ہوگی کہ کاش ہم بھی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے انعامات حاصل کرتے۔ انعام حاصل کرنے والا ہر خادم پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کرتا۔ حضور خوشی اور مسرت سے بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمْ کی دعا دیتے۔ پھر سب خدام کی فضا بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمْ کی صدا سے گونج اٹھتی۔

تقسیم انعامات کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین مجلس کو خطاب فرمایا۔ جس میں خدام کو تقاضائے وقت سے خبردار کیا۔ اور فرمایا کہ دنیا پر ایک ہولناک تباہی آنے والی ہے۔ دنیا تباہی کے گڑھے پر کھڑی ہے اگر نوع انسان نے اپنے رب کو نہ پہچانا تو ان کے لئے ایسا عذاب مقدر ہو چکا ہے، جس کی نظیر گذشتہ تاریخ انسانی نے نہیں دیکھی۔ گذشتہ دنوں حضور نہایت واشگاف الفاظ میں اہل یورپ کو اس عظیم تباہی سے متنبہ فرما چکے ہیں۔

الغرض حضور نے خدام الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داری یاد دلائی اور فرمایا کہ دنیا تم سے اسلام کی تعلیم کے نمونے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اگر تم نے اپنے فرائض میں کوتاہی کی تو کان کھول کر سن لو کہ اسلام تو دنیا میں غالب آکر ہی رہے گا کیونکہ یہ قادر و توانا خدا کی تقدیر ہے جو ٹل نہیں سکتی لیکن تم اس ربّ قہار کے قہر سے بچ نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کر رہا ہے ایسا نہ ہو کہ تمہاری کوتاہیوں کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام میں تاخیر ہو جائے اور کوئی دوسری قوم ان فضلوں کی وارث بن جائے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقدر کئے ہیں۔ سو اے عباد اللہ اس خدائے قہار و جبّار سے ڈرتے رہو۔ دعائیں کرو۔ بہت دعائیں کرو تا تم بخشے جاؤ اور اس کی رحمت کا نزول تم پر ہو۔ تم ایک خوش قسمت قوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تم کو دعاؤں کی توفیق دے رہا ہے۔ دنیا اندھی ہے جو اس راز سے ناآشنا ہے۔ اے عزیزو! تقاضائے وقت کو سمجھو ربّ رحمٰن کے حضور اپنے جان و مال، عزت اور وقت کو قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اگر تم نے یہ کر لیا تو وہ دن دور نہیں جب دنیا تمہارے ربّ کے قدموں میں ہوگی ؎

تشنہ روحوں کو پلا دو شربت وصل و بقا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کا یہ خلاصہ تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطاب سے جملہ خدام کے دل رقّت اور سوز سے بھر چکے تھے۔ اجتماعی دعا شروع ہوئی تو سب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اپنے ربّ کے حضور تضرع اور زاری کرنے لگے۔

الغرض اجتماع کا پروگرام خدام کی ذہنی۔ روحانی اخلاقی اور جسمانی تربیت کا مرقع تھا۔ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ صبح چار بجے سے رات کے گیارہ بجے تک پروگرام جاری رہتا۔ اس سے خدام کو تربیت ہوئی کہ صبح سے شام تک اپنے وقت کو صحیح طور پر کیسے بسر کیا جائے۔ دنیاوی کاموں کے لئے رعایت اسباب کو بھی مدّنظر رکھا جاتا لیکن اصل مقصود اپنے رب کی رضا تھی۔

خدام کو نماز تہجد ادا کرنے کی ترغیب دی گئی۔ درس و تدریس اور تقاریر سے روحانی تربیت ہوئی۔ کھیلوں سے خدام میں جسمانی صحت رکھنے کا رجحان پیدا کیا گیا۔ علمی

مقابلہ جات سے اپنے علم میں اضافہ کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ ذہانت کو ترقی دینے اور سوچ بچار کا ملکہ پیدا کرنے کی خواہش پیدا کی گئی۔ کھانے کے دوران اپنے کھانے کا خود انتظام کرنے خیمہ لگانے اور دیگر کام خود کرنے سے ان کو یہ سکھایا گیا کہ سنّت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنا کام خود کرنے میں عار محسوس نہ کریں۔ غرض ہر نوع کی تربیت دی گئی۔

اجتماع کی سرگرمیوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے ہی یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام دنیا میں غالب ہو کر رہے گا۔ اور فرزندانِ احمدیت پرچمِ توحید کو کفر کے ناقابلِ تسخیر قلعوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گاڑ کر دم لیں گے۔ دنیا بہت جلد یہ نظارہ دیکھے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

خدا تعالیٰ کے بندے

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو خدا تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا۔ اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا۔ اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۰)

اہم ضرورت

(ارشاد حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ)

"میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اور کام بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔ اگر ہم سستی سے کام لیں گے۔ تو خدا تعالیٰ اپنے کام کے لئے کوئی اور انتظام کر لے گا۔ اور ہماری بدقسمتی پر مُہر ہو جائے گی۔ کاش ہمارے دل اس فرض کو پورے طور پر محسوس کریں۔ اے عزیزو! کاش ہمارے ایمان آج ہم کو شرمندگی سے بچا لیں۔ کاش ہمارے جسم ہماری روح کے تابع ہو کر ہمیں اپنا فرض ادا کرنے دیں۔ کاش ہمارے آج کے اعمال ہمیں قیامت کے دن ہم کو شرمساری اور روسیاہی سے بچا لیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ہر فرد آگے بڑھتا اور اپنی زندگی وقف کرتا۔ مگر کم سے کم ایک حصہ تو آگے بڑھنا چاہیئے۔...... ضرورت ہے کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں۔...... تا انہیں خدمتِ دین کے لئے تیار کیا جا سکے۔"

خدمتِ خلق کی اہمیّت

(مکرّم منیر شمیم صاحب خالد ایم۔ اے۔ مہتمم خدمتِ خلق)

مجلس خدام الاحمدیہ کے مختلف شعبے ہیں جن میں سے ایک اہم شعبہ خدمتِ خلق ہے۔ یہ شعبہ اسقدر اہم ضروری اور مفید ہے کہ تمام خدام کیلئے از بس ضروری ہے کہ وہ خدمتِ خلق کے امور کی طرف توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ وقت بنی نوع انسان کی بھلائی بہتری کے حصول پر خرچ کریں۔ ایک دینی جماعت جو دنیا کے لوگوں میں ایک روحانی انقلاب برپا کر کے خدا کی رضا کی راہوں پر قدم مارنے کو اپنا مقصد زندگی قرار دے اُس کے افراد کے لئے ضروری ہے کہ اپنے حسن و احسان کے دائرہ سے کسی کو کسی بنا پر خارج نہ کریں۔ خاص طور پر نوجوانوں ——— احمدی نوجوانوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جو قوتیں اور طاقتیں عطا ہوئی ہیں وہ دراصل ملک و قوم کی امانت ہوتی ہیں۔ ان کا ہمیشہ صحیح مصرف ہونا چاہیئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ احمدی نوجوان دوسرے نوجوانوں کی نسبت اپنی خداداد قوتوں کو غلط راستے پر صرف کرنے سے بچے ہوئے ہیں۔ دوسرے نوجوان تو لڑائی جھگڑے، دنگا فساد، سینما بینی، سیگرٹ نوشی، آوارگی اور گالی گلوچ وغیرہ کو اپنی روزمرّہ زندگی کا لازمی حصّہ سمجھتے ہیں جبکہ ایک احمدی نوجوان ان باتوں کا تصوّر بھی اپنے ذہن میں نہیں لاتا۔

آج کے معاشرہ کی مسموم فضا میں یہ حقیقت معجزہ سے کم نہیں کہ احمدی نوجوان نہ صرف ان فضولیات سے محفوظ ہیں بلکہ اپنی اہلیتوں اور صلاحیتوں کو خدا تعالیٰ کی پسندیدہ راہوں پر صرف کر کے اپنے مولا کریم کی رضا کے حصول میں منہمک نظر آتے ہیں۔ مجالس کی ماہانہ رپورٹوں میں خدام کے بے پناہ جذبۂ خدمتِ خلق کی تصویر دیکھی جا سکتی ہے لیکن مومنین کی جماعت کا ہر نیا قدم بڑھ چڑھ کر آگے اُٹھتا ہے۔ اس سلسلہ میں ابھی بہت کچھ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ چاہیئے کہ تمام مجالس اس سلسلہ میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو بہترین رنگ میں ادا کریں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدمت کرو۔ اور کرتے چلے جاؤ۔ تمہارا نام خدّام الاحمدیہ ہے۔ خدام الاحمدیہ کے معنے ہیں کہ تم احمدی خادم ہو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ سیّد القوم خادمھم قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔ اگر تم واقعہ میں سچّے احمدی بنو گے تو تھوڑے دنوں میں خدا تمہیں سیّد بنا دیگا۔ ہر شخص تمہارا ادب اور احترام کرے گا۔ اور لوگ سمجھیں گے کہ ملک کی نجات ان کے ساتھ وابستہ ہے دیکھو یہ کس طرح اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر ملک کی خدمت کرتے ہیں۔ تو تم اپنے اس مقام کو ہمیشہ یاد رکھو اور ہمیشہ کوشش کرتے رہو کہ تمہارے

ذریعہ دنیا کا ہر امیر و غریب فائدہ اٹھائے۔"

(تقریر سالانہ اجتماع ۵۵ مطبوعہ الفضل ۴ ۳/۵۶)

تمام خدام کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس بیش قیمت ارشاد کو ملحوظ رکھ کر ـــ بلا تفریق مذہب و ملت، رنگ و نسل، امارت و غربت بنی نوع انسان کی خدمت سرانجام دینے کے لئے ہر آن تیار رہنا چاہیئے اور خدمت کے موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ یقیناً خدمتِ خلق سے ہم لوگوں کے دل و دماغ حق کی طرف مائل کر کے سب کے لئے دینی و دنیوی فلاح و کامرانی کے سامان پیدا کر سکتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب احمدی نوجوانوں کو اپنی ان اہم ذمہ داریوں سے بخوبی عہدہ برآہ ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ذہن کی آزمائش

(مکرم عبدالکریم صاحب شاد ـ لائل پور)

مندرجہ جوابات میں سے جس جواب کو آپ صحیح سمجھتے ہیں اُس پر نشان لگا دیں پھر صفحہ ۔۔ پر درج شدہ صحیح جوابات سے مقابلہ کریں۔

۱ ـ صدر پاکستان کے سائنسی مشیر کون ہیں؟

ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی + پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام + مسٹر فدا حسین

۲ ـ وہ کونسا واحد پاکستانی ہے جو آجکل عالمی عدالت ہیگ میں جج کے عہدہ پر فائز ہے؟

مسٹر آغا شاہی + مسٹر شعیب + چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

۳ ـ جماعت احمدیہ کو حکومت پاکستان نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے کتنا زرمبادلہ دیا ہے؟

پونے نو لاکھ روپیہ + سات لاکھ روپیہ + پانچ لاکھ روپیہ

۴ ـ کوپن ہیگن جہاں حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسجد کا افتتاح کیا کونسے ملک کا دارالحکومت ہے؟

ناروے + سویڈن + ڈنمارک

۵ ـ حال ہی میں کونسے ملک کے وزیر اعظم کو جماعت احمدیہ کی طرف سے انگریزی ترجمۃ القرآن پیش کیا گیا؟

فرانس + برطانیہ + روس

۶ ـ حال ہی میں حکومت پاکستان نے ربوہ میں کون سا ادارہ قائم کرنے کی منظوری دی ہے؟

پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ + طبیہ کالج

۷ ـ پہلے واقف زندگی انگریز مبلغ کون ہیں؟

(باقی کالم اول پر)

(بقیہ کالم ۲ سے)

۲ بشیر احمد صاحب آرچرڈ + جناب عبدالسلام میڈیسن

۸ ـ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلی تصنیف کون سی ہے؟

دعوۃ الامیر + تحفۃ الملوک

۹ ـ قرآن کریم میں کل کتنی سورتیں ہیں؟

۱۴۴ + ۱۱۴ + ۱۵۰

۱۰ ـ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں کتنے پی۔ ایچ۔ ڈی پروفیسر صاحبان پڑھاتے ہیں؟

ـ دو

ـ تین

ـ ایک

مبشر احمد صاحب باجوہ کراچی

سالانہ تربیتی کلاس سے میں نے کیا سیکھا؟

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت پندرھویں سالانہ تربیتی کلاس ۲۶ شہادت ۱۳۴۷ ہش کو ربوہ میں منعقد ہو کر ۱۰ ہجرت ۱۳۴۷ ہش کو اختتام پذیر ہوئی۔ جس میں خاکسار کو مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کی طرف سے شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔

جب ہمارے ناظم تربیت نے مجھے اس مبارک کلاس میں شمولیت کے لئے اطلاع دی تو کلاس شروع ہونے میں صرف دو دن باقی تھے۔ حالات کے پیش نظر میری آنکھیں مجبوری اور خوشی کے آنسوؤں سے بھر آئیں۔ جس کے نتیجہ میں جذبات اور پرسوز دعائیں عاجز کو مرکز ربوہ تک لے پہنچیں۔

آخر کیوں ایسا نہ ہوتا کیونکہ جب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز باجماعت ربوہ میں پندرہ دنوں کے لئے قیام، مسجد مبارک میں نماز تہجد، بہشتی مقبرہ کی زیارت اور علمائے سلسلہ اور بزرگان دین سے ملاقاتوں کا تصور ناچیز کے دل میں پیدا ہوتا تو بے اختیار سر خالق حقیقی کے آگے جھک جاتا۔ آخر وہ سب دعائیں بار آور ہوئیں اور خاکسار ۲۵ شہادت ۱۳۴۷ ہش کو اس مبارک کلاس میں شامل ہونے کے لئے بذریعہ شاہین کراچی سے روانہ ہوا۔

ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کے الفاظ میں ہر فرد جماعت کا تسبیح و تحمید اور درود شریف باقاعدگی سے پڑھتا ہے۔ خاکسار اس تسبیح و تحمید اور متبرک درود شریف کو باقاعدگی سے پڑھتا ہے۔ دوران سفر جب میں یہ تسبیح و تحمید و درود پڑھ رہا تھا تو ایک کمزور اور ضعیف سا آدمی کراچی شہر سے گاڑی میں سوار ہوا۔ اس کو جگہ نہ ملنے پر خاکسار نے اپنے پاس بٹھا لیا مگر تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد کبھی وہ اٹھتا کبھی وہ بیٹھتا۔ آخر پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ مجھے ٹانگ میں سخت درد ہے جس کی وجہ سے نہ میں بیٹھ سکتا ہوں اور نہ کھڑا رہ سکتا ہوں اور نہ ہی لیٹنے سے مجھے سکون ملتا ہے۔ میں وہ تسبیح و درود پڑھتا جا رہا تھا اس نے درد والی ٹانگ مجھے دکھائی۔ اور میں یہی تسبیح و تحمید و درود پڑھتا گیا۔ اور اس کی ٹانگ پر ہاتھ پھیرتا گیا۔ چنانچہ چند ہی لمحے بعد اس کے منہ سے نکلا "اللہ مسبب الاسباب ہے جناب! مجھے اب تو بالکل آرام آگیا ہے۔ آپ مجھے اپنا ایڈریس دے دیجیئے۔ کہاں جا رہے ہیں؟ کدھر سے آئے ہیں؟ کیا کام کرتے ہیں؟" سب کچھ پوچھنے کے بعد اس نے میرا ایڈریس لکھ لیا اور جنگ شاہی اسٹیشن پر اتر گیا۔ گاڑی وقت مقررہ پر لائل پور پہنچ گئی اور خاکسار کی یہ خوش قسمتی تھی کہ نماز جمعہ سے پہلے ربوہ پہنچ گیا۔ جمعہ کے بعد حضور اقدس نے تربیتی کلاس کا افتتاح فرمایا اور ایک مختصر خطاب سے خدام کو نوازا۔

دوسرے دن کلاس بمطابق پروگرام زیر نگرانی مکرم

مولوی فضل الٰہی صاحب انوری شروع ہو گئی۔ اس سے قبل بھی تو تربیتی کلاسیں منعقد ہوتی رہی ہیں۔ لیکن جو افتخار ہمیں حاصل ہے وہ گذشتہ کلاسوں کو نہیں ہوا ہو گا کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے دن سے ہی کلاس کو اپنی پُر شفقت نگرانی میں لے لیا اور ہر روز نماز مغرب کے بعد خدام سے پڑھے ہوئے اسباق سے متعلق سوالات کرتے۔ جہاں خاکسار کو بھی حضور کی موجودگی میں تلاوت اور نظم پڑھنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

یہاں میں ایک کیفیت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو اُس وقت مجھ پر طاری ہوئی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں ٹی۔آئی کالج گھٹیالیاں میں پڑھا کرتا تھا تو اُس وقت حضور ٹی۔آئی کالج ربوہ کے پرنسپل تھے۔ اس وقت آپ کو تین چار بار ہمارے کالج کی طرف سے دعوت دی گئی اور آپ تشریف لاتے رہے۔ مگر آپ اس وقت صرف حافظ مرزا ناصر احمد صاحب تھے۔ وہاں جو بھی اجلاس ہوا۔ خاکسار کو ہی نظم پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اور میں نے بغیر کسی گھبراہٹ کے نظم پڑھ کر سُنائی۔ لیکن اس بار جب حضور نے مجھے تلاوت کے لئے فرمایا میں نے کیا دیکھا کہ یہ تو حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نہیں ہیں بلکہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑی پُر وقار اور شفیق ہستی مسندِ خلافت پر جلوہ گر ہے جس نے نہایت شفقت اور پیار کے ساتھ مجھے اپنے زانوؤں کے پاس بٹھا کر تلاوت کے لئے فرمایا۔ خاکسار پر اتنا رُعب طاری ہوا کہ دوران تلاوت خاکسار دو تین بار بھول گیا کیونکہ اب تو وہ مرزا حافظ ناصر احمد صاحب نہ تھے۔ ایک خلیفۂ وقت کے سامنے بیٹھتے ہی دل گھبرا سا گیا۔ مگر دل پہلے سے زیادہ فخر محسوس کر رہا تھا۔ چنانچہ دوسرے دن حضور انور سے اجازت حاصل کر کے دلی خواہش کو پورا کیا۔ اور دل کھول کر نظم سُنائی۔

لیکچرار صاحبان اور علماء سلسلہ نے باوجود مصروف ہونے کے اپنے قیمتی وقت کا کچھ حصہ ہماری تعلیم و تربیت پر صرف کیا۔ ہم اُن کے بے حد ممنون ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

جہاں تک میرے تأثرات کا تعلق ہے وہ یہ کہ دل یہی چاہتا ہے کہ اس طرح کی کلاسیں ربوہ میں منعقد ہوتی رہیں۔ اور خاکسار کو اُن میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوتا رہے۔

حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لگائے ہوئے شجر کی اپنے اپنے وقت میں ہر محب دین حفاظت کرتا چلا آیا ہے۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ وجود جنہوں نے اپنی آنکھوں سے اس مبارک ہستی کو دیکھا اور ان کے حکموں کی تعمیل کے لئے سر جھکا دیا۔ بلکہ اپنی اپنی استطاعت اور حالات کے مطابق اپنی جان تک قربان کر دی باوجود بغض اور مخالفت کی آندھیوں کے وہ شجر بڑھتا چلتا اور پھولتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کی شاخیں دنیا کے کناروں تک پھیل گئیں۔ گو اپنے اپنے وقت میں ہر ایک نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ میں تو ایک بیج بونے آیا ہوں۔ ایک بیج تھا جو بویا گیا۔ اب یہ بڑھے گا پھلے اور پھولے گا۔ یہی بیج خلافتِ اولیٰ میں ایک شجر بنا۔ اس شجر کی آبیاری خلافتِ ثانیہ نے کی اور اب یہی درخت

خلافتِ ثالثہ کی زیرِ نگرانی پھول لا رہا ہے۔ اور پھل دے رہا ہے اور انوار الٰہی اور رحمتِ محمدی اور جمالِ احمدیؑ کی روشنی اس خلافت کی بدولت دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچ رہی ہے۔ یہ تربیتی کلاس بھی ان کا ہی ایک احسان ہے نہ صرف جماعتِ احمدیہ پر بلکہ تمام مسلمانوں پر۔

آجکل کے کالجوں اور سکولوں کے ماحول سے کون واقف اور آگاہ نہیں ہے۔ یہ کلاس ایسے موقعہ پر شروع کی گئی ہے کہ جونہی طالب علم سکول سے یا امتحانات سے فارغ ہوتے ہیں تو کلاس شروع ہو جاتی ہے۔ مگر کتنے ہی خوش نصیب ہیں وہ والدین جو اپنی اولادوں کو اس میں شامل ہونے کیلئے بھیجتے ہیں اور کتنے ہی بدنصیب ہیں وہ والدین جو باوجود وقت اور توفیق ہونے کے اپنی اولاد کو اس مبارک موقع سے محروم رکھتے ہیں۔

جس وقت ہماری کلاس شروع ہوئی تو سکول اور کالج کے بعض لڑکوں میں بعض ناپسندیدہ باتیں نظر آتی تھیں لیکن چند ہی دنوں میں وہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ بن گئے۔ جب کلاس کے اختتام پر وہ جدا ہو رہے تھے تو ہر ایک کا چہرا افسردہ تھا۔ اس سے بڑھکر یہ کہ بعض لڑکے ایسے تھے جن کو پہلے یہ پتہ ہی نہ تھا کہ انسانیت کیا چیز ہے۔ لیکن چند دنوں کی تربیت کا یہ اثر تھا کہ جہاں ان کو کھڑا کیا جاتا وہاں سے ایک انچ نہ ہلتے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ خالقِ حقیقی ہمیں خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رہنے، اس کے فیوض برکات سے مستفیض ہونے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی توفیق دے اور حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے:۔

"نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

خدمتِ دین کی نیّت کرو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمتِ دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۴)

عجب نوریست در جانِ محمدؐ

(از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس نظم کے زیادہ سے زیادہ اشعار ترجمہ کے ساتھ زبانی سنانے کا مقابلہ بھی ہوگا۔ اس لئے یہ نظم یاد کر لی جائے (ادارہ)

عجب نوریست در جانِ محمدؐ ؛ عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان میں ایک عجیب نور ہے - محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کان میں ایک عجیب و غریب لعل ہے

ز ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف ؛ کہ گردد از محبانِ محمدؐ

دل اس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے - کہ جب وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دوستوں میں داخل ہوتا ہے

عجب دارم دلِ آں ناکساں را ؛ کہ رُو تابند از خوانِ محمدؐ

میں اُن نالائقوں کے دل پر تعجب کرتا ہوں جو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دسترخوان سے منہ پھیرتے ہیں

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم ؛ کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ

دونوں جہان میں میں کسی شخص کو نہیں جانتا - جو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سی شان رکھتا ہو۔

خُدا زاں سینہ بیزارست صد بار ؛ کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ

خدا (تعالیٰ) اُس شخص سے بیزار ہے جو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کینہ رکھتا ہے۔

خُدا خود سوزد آں کرمِ دنی را ؛ کہ باشد از عدوانِ محمدؐ

خدا (تعالیٰ) خود اُس ذلیل کیڑے کو جلا دیتا ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دشمنوں میں سے ہو

اگر خواہی نجات از مستئ نفس ؛ بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ

اگر تو نفس کی بدمستیوں سے نجات چاہتا ہے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مستانوں میں سے ہو جا۔

اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت ؛ بشو از دل ثنا خوانِ محمدؐ

اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیری تعریف کرے تو تہ دل سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مداح خواں بن جا۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش ؛ محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

اگر تو آپؐ کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو آپؐ کا عاشق بن جا کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی خود محمدؐ کی دلیل ہے

سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ ؛ دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ

میرا سر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاک پر نثار ہے اور میرا دل ہر وقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قربان رہتا ہے۔

بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم ؛ نثارِ روئے تابانِ محمدؐ

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زلفوں کی قسم! کہ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے نورانی چہرہ پر فدا ہوں۔

دریں رہ گر کشندم ور بسوزند ؛ نتابم رُو ز ایوانِ محمدؐ

(اس) راہ میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے تو پھر بھی میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیرونگا

بکارِ دیں نترسم از جہانے ؛ کہ دارم رنگِ ایمانِ محمدؐ

دین کے معاملہ میں میں سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ مجھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایمان کا رنگ ہے

بسے سہلت از دنیا بریدن ÷ بیادِ حُسن و احسانِ محمدؐ

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے حسن و احسان کو یاد کرکے دنیا سے قطع تعلق کرنا نہایت آسان ہے

فداشد در رہش ہر ذرۂ من ÷ کہ دیدم حسنِ پنہانِ محمدؐ

آپؐ کی راہ میں میرا ہر ذرہ قربان ہے کیونکہ مَیں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مخفی حسن دیکھا ہے

دگر استاد را نامے ندانم ÷ کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

مَیں اور کسی استاد کا نام نہیں جانتا۔ مَیں تو صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مدرسہ کا پڑھا ہُوا ہوں

بدیگر دلبرے کارے ندارم! ÷ کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ

اور کسی محبوب سے مجھے واسطہ نہیں کہ مَیں تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ناز و ادا کا مقتول ہوں

مرا آں گوشۂ چشمے بباید ÷ نخواہم جز گلستانِ محمدؐ

مجھے تو اُسی آنکھ کی نظرِ مہر درکار ہے۔ مَیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے باغ کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا

دلِ زارم بہ پہلویم مجوئید ÷ کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ

میرے زخمی دل کو میرے پہلو میں تلاش نہ کرو۔ اُسے تو ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دامن سے باندھ دیا ہے

من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم ÷ کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ

مَیں طائرانِ قدس میں سے وہ اعلیٰ پرندہ ہوں جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے باغ میں بسیرا رکھتا ہے۔

تو جانِ ما منور کردی از عشق ÷ فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

آپؐ نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کر دیا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ پر میری جان فدا ہو۔

دریغا گر دہم صد جاں دریں رہ ÷ نباشد نیز شایانِ محمدؐ

اگر اس راہ میں سو جان سے قربان ہو جاؤں تو بھی افسوس رہیگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان کے شایاں نہیں ہے

چہ ہیبت ہا بدادند ایں جواں را ÷ کہ ناید کس بہ میدانِ محمدؐ

اس جوانؐ کو کس قدر رعب دیا گیا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے میدان میں کوئی بھی (مقابلہ پر) نہیں آتا۔

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ ÷ بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ ؎

اے نادان اور گمراہ دشمن! ہوشیار ہو جا۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر!!

رہِ مولیٰ کہ گم کردند مردم ÷ بجو در آل و اعوانِ محمدؐ

خدا کے اس راستے کو جسے لوگوں نے بھلا دیا ہے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آل و انصار میں ڈھونڈ۔

الا اے منکر از شانِ محمدؐ ÷ ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ

خبردار ہو جا! اے وہ شخص جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان نیز محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے چمکتے ہوئے نور کا منکر ہے۔

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است

اگرچہ کرامت اب مفقود ہے۔

بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

مگر تو آ اور اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غلاموں میں دیکھ لے (از آئینہ کمالاتِ اسلام)

؎ یہ الہامی شعر ہے جو پنڈت لیکھرام کو مخاطب کر کے کہا گیا۔

ذوقِ سفر

(جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے)

کیا شوقِ بے پناہ تھا چلتے چلے گئے

ہم منزلوں کے رُوپ میں ڈھلتے چلے گئے

کیا عزم تھا کہ گذرے جہاں تیرے سرفروش

طوفان اپنی راہ بدلتے چلے گئے

وہ دِل کی تھی یا شمع کی تھی آگ کچھ کہو

پروانے جس کی آنچ پہ جلتے چلے گئے

جینا مقدّرات سے تھا جن کے واسطے

وہ آندھیوں کی زد میں بھی پلتے چلے گئے

اختر ہزار سنگِ گراں آئے راہ میں

ہم گرتے پڑتے اُٹھتے سنبھلتے چلے گئے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

(مکرم قریشی سمیع اللہ صمیم - جوہر آباد)

خدا کی ذات واحد ہے فقط تعریف کے لائق
اُسی کا فیض ہے ہر قلب کی تالیف کے لائق

کیا ارض و سما میں اُس نے اپنی شان کو پیدا
کیا اظہارِ قدرت کے لئے انسان کو پیدا

زمین و آسماں میں اُس کا ہی فرمان جاری ہے
ازل سے لے کے اب تک اُس کا ہر فیضان جاری ہے

کمی آئی نہ آئے گی کبھی فیضانِ رحمت میں
نہیں ترمیم ہو سکتی کبھی قانونِ قدرت میں

نہ اُس کی ابتدا کوئی نہ اُس کی انتہا کوئی
احاطہ کر سکے گا اُس کی وسعت کا بھی کیا کوئی

نہ اُس کا باپ ہے کوئی نہ اس کا کوئی بیٹا ہے
وہ اپنی ذات میں تنہا ہے واحد اور یکتا ہے

(جاری)

مکرم مبشر احمد صاحب طاہر
(پسرور۔ ضلع سیالکوٹ)

آزادی

بصد خلوص مبارک سلامِ آزادی
دمک رہا ہے زمانے میں نامِ آزادی

خوشا یہ وقت کہ آزاد ہے وطن اپنا
ہماری زیست سے قائم قیامِ آزادی

کریں یہ عہد مرے ساتھ مل کے اہلِ وطن
پئیں گے جان کے بدلے بھی جامِ آزادی

بگوشِ ہوش سنیں آج سارے اہلِ خرد
فنا میں اپنی ہے مضمر دوامِ آزادی

معاہدے جو کئے ہم نے اُن پہ قائم ہیں
نہیں قبول غلامی بنامِ آزادی

دُعا ہے دل سے یہ طاہر کی جان دیکر بھی
سُنائے اہلِ جہاں کو پیامِ آزادی

اِنتباہ

رن کچھ ہو کہ اکھنور ہو لاہور کہ پسرور
غازی میرے تیار ہیں اب آنا سنبھل کے

اقدام میں تذلیل ہے تحقیر ہے تیری
ظالم یہ نتیجے ہیں ترے طرزِ عمل کے

ہے دیدۂ عبرت تو چونڈہ کی طرف دیکھ
بکھرے ہوئے ٹکڑے ہیں ترے ٹینکوں، دل کے

جا خطۂ کشمیر کی جنت سے نکل جا
ظالم تجھے جانا ہے بہر طور نکل کے

کافر نے جلائی ہے جو مومن کیلئے آگ
طاہر کبھی مرتا نہیں اس آگ میں جل کے

مشورے اور تجاویز

(از مکرم محمد سرفراز صاحب گوندل لائلپور)

میرے خیال میں اگر ہر ماہ رسالہ خالد میں "خالد" کے کسی خصوصی نامہ نگار کا تعارف شائع کیا جائے تو مفید ہو گا۔

(ادارہ) اس تجویز پر غور کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

خدام میں وقف عارضی کا شوق بڑھانے کے لئے اس کی برکات سے بہرہ ور کرایا جائے۔ اس غرض کے لئے بعض واقفین عارضی کے تاثرات شائع کئے جائیں۔

(ادارہ) اس تجویز پر ایک حد تک عمل ہو رہا ہے اس رسالہ میں بھی ایک خادم کے تاثرات پیش کئے جا رہے ہیں۔

میرے خیال میں خدام الاحمدیہ کے صفحات کو مفید اور دلچسپ بنانے کے لئے ہر ماہ خدام کو ایک خاص موضوع پر لکھنے کی دعوت دی جائے اور ان مضامین میں سے منتخب شدہ مضمون کو خالد میں شائع کیا جائے اسطرح ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ خدام میں لکھنے کا شوق پیدا ہو گا دوسرے رسالہ زیادہ مفید ہوگا۔

(ادارہ) یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اس پر انشاء اللہ ہر ماہ عمل کیا جائیگا۔ آئندہ شمارہ کیلئے عنوان مقرر کر دیا گیا ہے۔

اسلام کی فتح

اور ہمارا فرض

(از سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ دیکھو رستہ دور کا ہے وقت تھوڑا ہے۔ تمہاری کوششیں نامکمل ہیں اور فتح کا دن نزدیک آ رہا ہے۔ تم جلد جلد قدم بڑھاؤ اور ہر میدان میں اسلام کے جانباز سپاہی بننے کی کوشش کرو۔ اگر تم میں سے ہر شخص اسلام کی فتح کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیتا ہے۔ اگر تم میں سے ہر شخص اپنے جسم کا ذرہ ذرہ اسلام کی فتح کے لئے اسطرح اڑا دیتا ہے جسطرح روئی دھنکنے والا روئی کے ذرات کو ہوا میں اڑاتا ہے تو تمہاری اس سے زیادہ خوش قسمتی کوئی نہیں ہو سکتی۔ تمہارا فرض ہے کہ تم باہر نکل جاؤ اور جو لوگ تمہاری جماعت میں سے جاہل ہیں انکو مجبور کرو کہ اسلام کی تعلیم کو سیکھیں اور قرآن کریم کے احکام پر عمل کریں اسی طرح جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیں۔ ضرورت ہے کہ ہمارے پاس ہزاروں ایسے لوگ ہوں جو دین کو پوری طرح سیکھے ہوئے ہوں تا کہ جب بھی کوئی ملک اسلام کیلئے فتح ہو اور اللہ تعالیٰ اس میں نیک تغیر پیدا کرے تو ہمارے پاس اس ملک کو سنبھالنے والی جماعت بھی موجود ہو اور ہم یہ نہ کہہ سکیں کہ ملک تو اسلام کیلئے فتح ہو گیا مگر جماعت اس کے سنبھالنے کیلئے تیار نظر نہیں آتی۔ ہمارے پاس وہ آدمی موجود ہونے چاہئیں جن کو اس ملک میں پھیلایا جا سکے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۴۴ء)

"اسلامی اجتماعات کا فلسفہ"

اِس موضوع پر خدام کو مضامین لکھنے کی دعوت دی جاتی ھی

بہترین مضمون آئندہ شمارہ میں شائع ہوگا (انشاءاللہ)

اُمید ہے کہ خدام اس سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے ادارہ سے تعاون فرمائینگے

(ادارہ)

الفاظ کا صحیح تلفظ

(۸)

نمبر	صحیح	غلط
۳۶	مُؤَلِّف (اسم فاعل)	مُؤَلَّف
۳۷	مُصَنِّف (اسم فاعل)	مُصَنَّف
۳۸	مُسَوَّدہ	مُسَوِّدہ
۳۹	رُجحان	رُجحان
۴۰	خادِم (اسم فاعل)	خادَم
۴۱	راقِم (اسم فاعل)	راقَم
۴۲	قَمَر	قَمر
۴۳	ہِلال	ہَلال
۴۴	عِلم	عِلَم
۴۵	عَرَبی	عَربی

پاکستان میں کھاد کی صنعت اور اسکی اہمیت

(مکرم کلیم احمد صاحب ایم-ایس سی (ٹیکنالوجی) کراچی)

کسی ملک کی ترقی کافی حد تک اس کی زراعت پر منحصر ہے جو اس کے باشندوں کے لئے خوراک اور لباس مہیا کرتی ہے۔ اس لئے اس ملک کے زمینداروں کا فرض ہے کہ تحقیق اور محنت سے کام لے کر پیداوار کو اتنا بڑھائیں کہ وہ بافراغت بڑھتی ہوئی آبادی کی ان بنیادی ضروریات کو بآسانی پورا کر سکیں۔

زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے جہاں دیگر بہت سی باتیں ضروری ہیں وہاں سبز اور کیمیائی کھاد کو نہایت اہم حیثیت حاصل ہے۔ زمین کی زرخیزی کو دوبالا کرنے کے لئے ان کھادوں کا استعمال میں لانا ضروری ہی نہیں بلکہ لازمی ہے جس کے نتیجہ میں زمیندار تھوڑے رقبہ میں گھنی اور بہتر فصلیں حاصل کر سکتا ہے کھاد زمین کے لئے خوراک کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ انسان کو ایک دن کچھ کھانے پینے کو نہ ملے تو اس کے لئے اپنے کام کو معمول کے مطابق سرانجام دینا محال ہو جاتا ہے اسی طرح جب زمین سے ایک آدھ فصل کاٹ لی جاتی ہے تو اس میں مزید اتنی طاقت باقی نہیں رہتی جس سے وہ دوسری فصل کو بہتر طور پر پروان چڑھا سکے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر فصل پر اسے مناسب مقدار میں خوراک مہیا کی جائے اور کھاد ہی ایسی چیز ہے جو زمین کی اس ضروری کو پورا کر سکتی۔

فصلوں اور پودوں کی نشوونما کے لئے زمین میں تین اجزاء مثلاً نائیٹروجن، فاسفورس اور پوٹاشیم کا ہونا لازمی ہے پودے دوران زندگی زمین سے باقاعدہ طور پر خوراک حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اور جب انہیں کاٹ لیا جاتا ہے۔ تو زمین میں ان اجزاء کی کمی واقعہ ہو جاتی ہے جس سے آئندہ فصل کو پوری غذا نہیں ملتی۔ اور بہتر طریقہ سے پروان نہیں چڑھتی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے زمین میں کھاد ڈالی جاتی ہے اور کھاد کے کا ہے بگاہے استعمال سے نائیٹروجن فاسفورس اور پوٹاشیم وغیرہ زمین میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔

نائیٹروجن پودوں کو سرسبز رکھتی ہے ان کے لئے پروٹین (PROTEINE) اور سبز مادہ یعنی (CHLOROPHYLL) مہیا کرتی ہے اگر اس کی کمی واقعہ ہو جائے۔ تو پودے اور فصلیں زرد پڑنی اور مرجھانی شروع ہو جاتی ہیں۔ فاسفورس فصلوں کی نشوونما میں خاصی مدد دیتی ہے۔ فصلی بیماریوں کو دور کرتی ہے فصل طاقتور۔ بہتر اور جلدی تیار ہوتی ہے اچھا بیج حاصل ہوتا ہے۔ پوٹاشیم پودوں اور فصلوں میں مٹھاس اور نشاستہ بنانے میں خوب مدد دیتی ہے۔ فصلی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ بعض اوقات نائیٹروجن کی زیادتی کی وجہ سے پودے گلنے سڑنے شروع ہو جاتے ہیں مگر پوٹاشیم اس کا انسداد کرتی اور انہیں گلنے سڑنے سے بچاتی ہے

پانی کی کمی اور خشک موسم میں فصل کو کافی حد تک محفوظ رکھتی ہے۔

پرانے زمانے سے یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ مویشیوں کے گوبر اور گند کے ڈھیر کو کھاد کے طور پر استعمال میں لاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں سبز مادہ۔ نائیٹروجن اور فاسفورس وغیرہ مناسب مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ چین نے تقریباً ۵۰۰۰ سال تک صرف اسی کھاد پر ہی گذر کیا۔ اور اب بھی تقریباً ہر ملک میں اس کا استعمال رائج ہے۔ سبز کھاد بھی ان اجزاء کو مہیا کرتی ہے۔ اس کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بعض فصلیں جن میں ضروری اجزاء موجود ہیں۔ مثلاً لوبیا جنتر۔ برسیم۔ مٹر وغیرہ موسم کے لحاظ سے زمین میں اگائی جاتی ہیں۔ اور جب پھول نکلنا شروع ہوتا ہے تو فصل کو کاٹتے نہیں بلکہ اچھی طرح زمین کو پانی دے کر نرم کر لیتے ہیں۔ اور اوپر سے سہاگہ چلا دیتے ہیں جس سے فصل زمین کے اندر دھنس جاتی ہے اور تھوڑے عرصہ بعد گل سڑ کر کھاد میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ بہرحال اس کے حصول میں کافی محنت اور وقت درکار ہے۔ کھاد بننے میں تقریباً ڈیڑھ سے دو ماہ تک صرف ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس کیمیائی کھاد بآسانی مہیا ہو سکتی ہے۔ اس کا اثر بھی زیادہ اور جلدی ہوتا ہے۔ جو جو مرکبات کھاد کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں امونیم نائیٹریٹ۔ امونیم سلفیٹ یوریا۔ سپر فاسفیٹ۔ ٹرپل (TRIPLE) سپر فاسفیٹ پوٹاشیم کلورائیڈ اور پوٹاشیم سلفیٹ قابل ذکر ہیں۔

امونیم نائیٹریٹ بنانے کے لئے امونیا اور شورے کے تیزاب (نائیٹرک ایسڈ) کو عمل میں لاتے ہیں۔ اس میں قریباً ۳۵ فیصد نائیٹروجن ہوتی ہے امونیا کو گندھک کے تیزاب (سلفیورک ایسڈ) میں سے گذارا جائے تو امونیم سلفیٹ بن جاتا ہے اس میں ۲۱ فیصد نائیٹروجن شامل ہے۔ اگر یوریا بنانا درکار ہو تو امونیا (مائع) اور کاربن ڈائی آکسائیڈ (مائع) کے ملاپ سے پہلے امونیم کاربامیٹ بنتا ہے۔ پھر اس میں سے پانی خارج کر کے یوریا حاصل کیا جاتا ہے۔ اس میں نائیٹروجن کی مقدار ۴۵ فیصد ہوتی ہے ان مذکورہ بالا کیمیائی عملوں کو مساوات کے ذریعہ بہتر طریق پر سمجھا جا سکتا ہے۔

* امونیا (NH_3) + نائیٹرک ایسڈ (HNO_3) = امونیم نائیٹریٹ (NH_4NO_3)
* 2 امونیا (NH_3) + سلفیورک ایسڈ (H_2SO_4) = امونیم سلفیٹ ($(NH_4)_2SO_4$)
* 2 امونیا (NH_3) + کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO_2) = امونیم کاربامیٹ (NH_2COONH_4) یوریا (NH_2CONH_2) + پانی (H_2O)
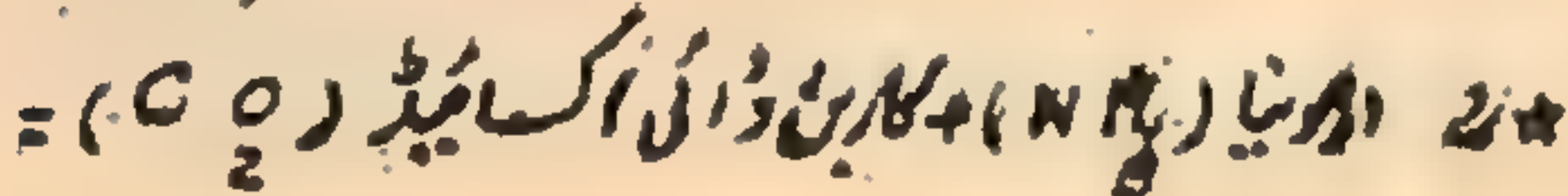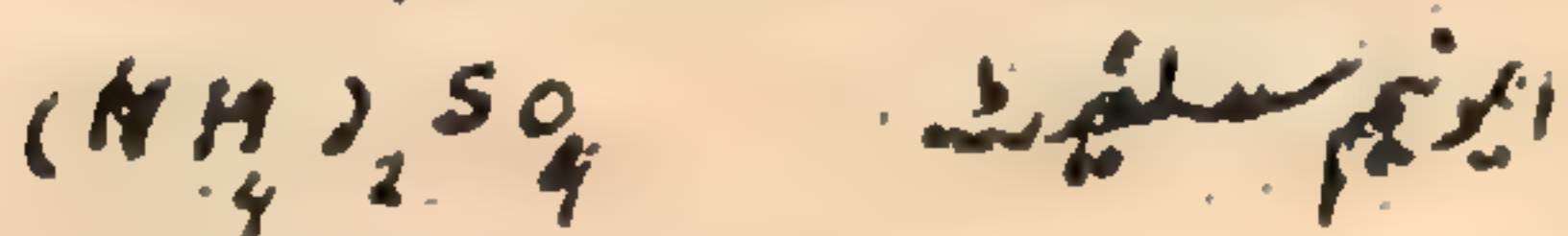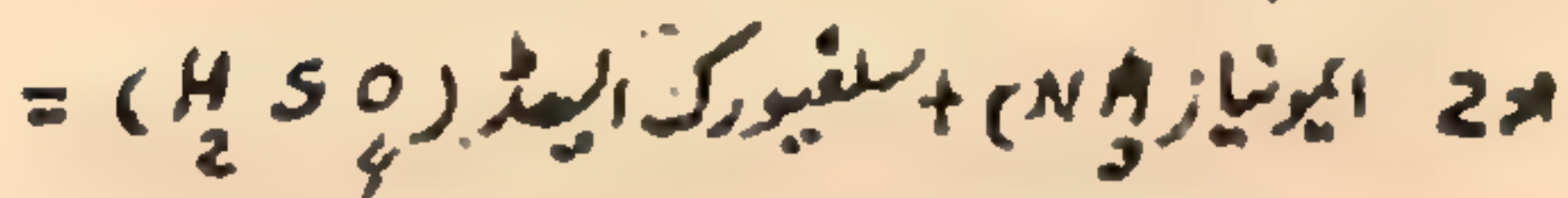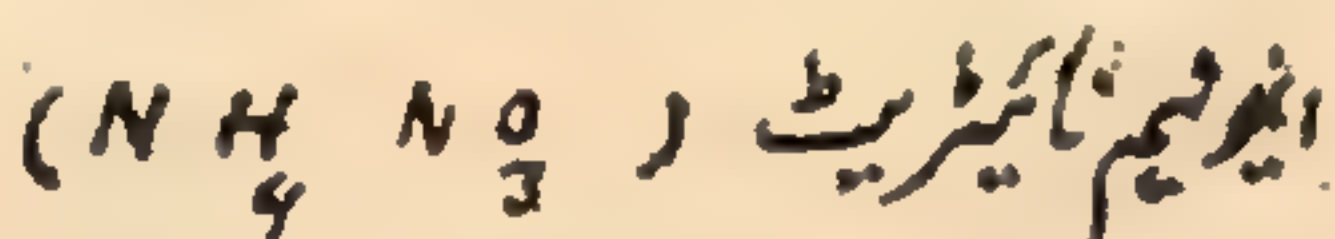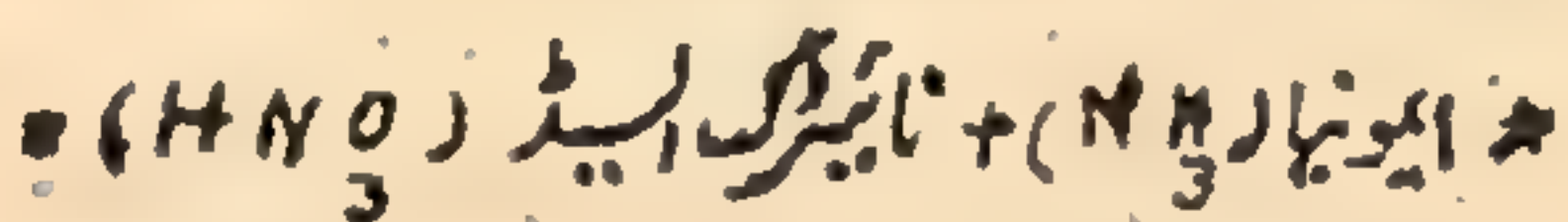
سپر فاسفیٹ بنانے کے لئے ایک خاص قسم کی مٹی یعنی فاسفیٹ راک (PHOSPHATE ROCK) کو گندھک کے تیزاب کے ساتھ عمل میں لاتے ہیں۔ اور ٹرپل فاسفیٹ بنانے کے لئے اس فاسفیٹ راک کو فاسفورک کے تیزاب سے ملاتے ہیں۔ ٹرپل فاسفیٹ کا اثر سپر فاسفیٹ کے اثر سے تقریباً تین گنا زیادہ ہے۔

پوٹاشیم نمک کی کانوں سے نکلنے والے نمک کے محلول (BRINE) سے پوٹاشیم کلورائیڈ کی صورت میں نکالی جاتی ہے۔ اس میں پوٹاشیم کلورائیڈ اور سوڈیم کلورائیڈ دونوں شامل ہوتے ہیں۔ اور بعض کیمیائی عملوں

سے پوٹاشیم کلورائیڈ کو علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ پوٹاشیم کلورائیڈ میں ۵۲ فیصد پوٹاشیم ہوتا ہے۔ پوٹاشیم سلفیٹ بنانا ہو۔ تو پوٹاشیم کلورائیڈ اور گندھک کے تیزاب کو عمل میں لاتے ہیں۔

اس وقت پاکستان میں سوائے پوٹاشیم کی کھاد کے سب کھادیں تیار ہو رہی ہیں۔ حال ہی میں ایک منصوبہ پوٹاشیم کلورائیڈ کے حاصل کرنے کے لئے بنایا گیا ہے جس میں کھیوڑہ کی نمک کی کانوں سے نکلنے والی برائن (BRINE) کو استعمال میں لایا جائے گا۔ سوئی گیس بھی کھاد کی صنعت میں کافی کردار ادا کر رہی ہے۔ یوریا۔ امونیم نائیٹریٹ اسی سے ہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ یہاں پر تفصیل نہیں دی جا سکتی کیونکہ اس کے لئے ایک علیحدہ مضمون کی ضرورت ہے۔

مشرقی پاکستان میں اس وقت ۱،۰۶،۰۰۰ ٹن یوریا تیار کرنے کا کارخانہ موجود ہے۔ مزید کارخانے لگائے جا رہے ہیں۔ سن ۱۹۷۰ء تک سالانہ ۶،۳۴،۰۰۰ ٹن کیمیائی کھاد تیار ہونے لگے گی جس میں ۴،۵۰،۰۰۰ ٹن یوریا۔ ۱،۲۰۰۰ ٹن امونیم سلفیٹ اور ۲،۷۲،۰۰۰ ٹن ٹرپل سپر فاسفیٹ اور سپر فاسفیٹ شامل ہوں گے۔ مغربی پاکستان میں سالانہ ۱۸،۰۰۰ ٹن سپر فاسفیٹ ۵۰،۰۰۰ ٹن امونیم سلفیٹ۔ ۱،۰۳،۰۰۰ ٹن امونیم نائیٹریٹ اور ۱،۵۰،۰۰۰ ٹن یوریا تیار ہو رہا ہے۔ اور بھی کارخانے لگائے جا رہے ہیں۔ امید ہے سن ۱۹۷۰ء تک مغربی پاکستان میں ۱۰،۰۰،۰۰۰ ٹن سے بھی زیادہ کیمیائی کھاد تیار ہونے لگے گی۔

دنیا میں مسلمان آبادی

(مرتبہ: سید منور حسین زیدی منڈی بہاؤالدین)

نمبر شمار	نام ملک	دار الحکومت	مسلمان آبادی	مسلمان فی صدی
(۱)	پاکستان	اسلام آباد	۸۴۹۷۱۰۴۰	۸۸ فیصد
(۲)	افغانستان	کابل	۱۴۵۳۷۱۶۰	۹۹ 〃
(۳)	البانیہ	تیرانا	۱۲۴۹۰۳۰	۷۳ 〃
(۴)	الجزائر	الجزیرہ	۹۹۲۱۲۸۰	۹۲ 〃
(۵)	جمہوریہ کیمرون	دورلا	۲۶۹۸۸۵۰	۵۵ 〃
(۶)	جمہوریہ وسطی افریقہ	بنگوئی	۷۵۰۰۰۰	۶۰ 〃
(۷)	جمہوریہ چاڈ	فورٹ لیمی	۲۵۵۰۰۰۰	۸۵ 〃

نمبر شمار	نام ملک	دارالحکومت	مسلمان آبادی	مسلمان فی صدی
(۸)	جمہوریہ درہومی	پورٹو نوودو	۱۲۳۰۰۰۱	۶۰ فیصد
(۹)	جمہوریہ گنی	کوناکری	۲۸۵۰۰۰۰	۹۵ ؍؍
(۱۰)	انڈونیشیا	جکارتہ	۹۵۸۸۰۲۷۶	۹۴ ؍؍
(۱۱)	ایران	تہران	۲۲۰۵۱۹۶۰	۹۸ ؍؍
(۱۲)	عراق	بغداد	۶۲۸۵۷۸۰	۹۴ ؍؍
(۱۳)	جمہوریہ آئیوری کوسٹ	عابدجان	۱۸۵۶۲۵۰	۵۵ ؍؍
(۱۴)	کویت	کویت	۴۹۵۰۰۰	۹۹ ؍؍
(۱۵)	لبنان	بیروت	۹۳۸۲۲۰	۵۷ ؍؍
(۱۶)	لیبیا	البیضاء	۱۲۵۰۰۰۰	۱۰۰ ؍؍
(۱۷)	ملائیشیا	کوالالمپور	۵۱۹۵۳۷۰	۵۱ ؍؍
(۱۸)	جمہوریہ مالی	بماکو	۳۸۷۴۵۰۰	۹۰ ؍؍
(۱۹)	جمہوریہ اسلامیہ ماریطانیہ	نواکچوٹ	۷۲۵۰۰۰	۱۰۰ ؍؍
(۲۰)	اردن	عمان	۱۵۷۱۵۷۰	۹۱ ؍؍
(۲۱)	مراکش	رباط	۱۱۶۸۵۵۰۰	۹۸ ؍؍
(۲۲)	نائیجر	نیامی	۲۵۵۵۹۷۰	۸۹ ؍؍
(۲۳)	نائیجیریا	لاگوس	۴۱۲۵۰۰۰۰	۷۵ ؍؍
(۲۴)	سعودی عرب	ریاض	۱۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰ ؍؍
(۲۵)	سینیگال	ڈاکر	۲۳۸۱۰۰۰	۹۵ ؍؍
(۲۶)	سائرالیون	فری ٹاؤن	۱۵۹۲۵۰۰	۶۵ ؍؍
(۲۷)	جمہوریہ سومالیہ	موگادیشو	۴۵۰۱۰۰۰	۱۰۰ ؍؍
(۲۸)	جمہوریہ سوڈان	خرطوم	۹۹۲۹۳۸۰	۸۲ ؍؍
(۲۹)	ٹانگانیکا۔ زنجبار	دارالسلام	۶۰۲۳۷۸۰	۶۱ ؍؍
(۳۰)	ٹوگولینڈ	لوم	۸۳۶۰۰۰	۵۵ ؍؍
(۳۱)	تیونس	تیونس	۳۹۹۴۳۵۰	۹۳ ؍؍

نمبر شمار	نام ملک	دارالحکومت	مسلمان آبادی	مسلمان فی صدی
(۳۲)	ترکی	انقرہ	۲۸۷۶۸۴۱۰	۹۹ فیصد
(۳۳)	متحدہ عرب جمہوریہ	قاہرہ	۲۴۴۶۵۵۶۰	۹۲ "
(۳۴)	اپر وولٹا	آغاڈوگو	۲۴۲۰۰۰۰	۵۵ "
(۳۵)	شام	دمشق	۵۴۰۰۰۰۰	
(۳۶)	بحرین	مانامہ	۱۰۰۰۰۰	
(۳۷)	قطر	دوحا	۶۰۰۰۰	
(۳۸)	مسقط و عمان	مسقط	۵۰۰۰۰۰	
(۳۹)	عمان	دوبئی	۱۰۰۰۰۰	
(۴۰)	یمن	صنعا	۵۰۰۰۰۰۰	
(۴۱)	جنوبی یمن	عدن	۱۱۰۰۰۰	

دنیا میں مسلمانوں کی مجموعی آبادی ۶۵۹۲۷۱۰۸۸ ہے۔ اس میں سے ۴۳۴۳۵۳۹۹۶ مسلمان آزاد ملکوں میں آباد ہیں جبکہ ۵۲۷۵۲۸۹۰ مسلمان نیم آزاد مسلم ممالک میں رہتے ہیں۔
اقلیتی حیثیت میں رہنے والے مسلمانوں کی تعداد ۱۷۲۱۶۴۲۰۲ ہے۔ (ماخوذ)

تراشے

• روس کے ایک سائنس دان اولیگ پورنیکوف نے ایسے نقشے تیار کئے ہیں۔ جو یہ بتانے میں مدد دیتے ہیں کہ انڈے سے جو چوزہ نکلے گا وہ نر ہوگا یا مادہ۔ لینن گراڈ کے اس سائنس دان نے انڈے کی مزاحمت اور اس کی زردی اور سفیدی کی صفات کے دوران تعلق قائم کیا ہے۔ اس پیچیدہ مسئلے کے نقشے تیار کرنے کے لئے اس کو محاسب مشینیں استعمال کرنی پڑیں اس دریافت سے مرغیاں پالنے میں۔ اگنا اضافہ ہو جائے گا۔

• خیال کیا جاتا ہے کہ ڈیزل ایندھن میں پانی کی موجودگی اس کی صلاحیت کو گھٹا دیتی ہے۔ روسی سائنسدانوں نے دکھایا ہے کہ ایسا ڈیزل جس میں نصف پانی ملا ہوتا ہے خالص تیل کی طرح کام کرتا ہے

بشرطیکہ اس میں بھاپ، دبائی ہوئی ہوا یا الٹرا ساؤنڈ کا تیل ہو۔ اسطرح ۱۵ فیصد کی بچت ہوتی ہے۔

• بحیرہ اسود کے سینی ٹوریم میں جاپانی بٹیروں کے انڈے اونچے بلڈ پریشر کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں یہ دیکھا گیا ہے کہ ان ۱۰۰ اسے ۱۲۰ انڈوں کا "کاک ٹیل" بلڈ پریشر کو کافی کم کر دیتا ہے۔ نرخرے کی نالیوں، ذیابیطیس اور خون کی کمی کی بیماریوں میں ایسے ۲۵۰ انڈے تک استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ جاپانی بٹیریں سوچی کے ایک فارم میں پالی جا رہی ہیں۔

• جنوبی امریکہ اور پیراگوئے میں ایک ایسا جگنو پایا جاتا ہے جو تین انچ تک لمبا ہوتا ہے اس جگنو کے جسم سے بیک وقت سرخ اور سبز دو روشنیاں نکلتی ہیں۔ سرخ روشنی سر کی جانب سے اور سبز دم کے نیچے سے پیدا ہوتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اگر کسی بوتل میں ایسے دس جگنو ڈال دیئے جائیں تو یہ بوتل رات کے وقت ٹیبل لیمپ کا کام دے سکتی ہے،

• جنوبی اور وسطی امریکہ میں خواتین اپنی دلکشی دوبالا کرنے کے لئے جگنو دھاگے سے باندھ کر اپنے بالوں میں سجا لیتی ہیں۔ رات کے وقت یہ جگنو ایسے چمکتے ہیں جیسے ہیرے جواہرات جڑے ہوں ؛

• فرانس کے بادشاہ نپولین بوناپارٹ کا حافظہ قوت سماعت اور آواز کی شناخت حیران کن تھی۔ اسے اپنی فوج کے ہر سپاہی کا نام یاد تھا اور وہ کسی بھی سپاہی کی آواز سنکر بتا دیتا تھا کہ فلاں بول رہا ہے ؛

(مرسلہ:- سعید کوکب بی۔ اے، ننکانہ صاحب)

ریڈیائی جادو کی چھڑی

لنڈن ۳ر اگست۔ ایک برطانوی فرم نے ایک ایسی ریڈیائی چھڑی ایجاد کی ہے۔ جو زمین کے اندر تقریباً چار گز کی گہرائی تک ہر چیز کو نہ صرف دیکھتی ہے بلکہ باقاعدہ ٹیپ پر ریکارڈ بھی کرتی جاتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں سال پہلے اگر کوئی تبدیلی اس قطعۂ زمین میں واقعہ ہوئی تھی تو اس کا بھی پتہ چلاتی ہے۔ زمین کے اندر دبے ہوئے پائپوں کی مرمت کے کام میں یہ چیز خاص طور پر مفید ثابت ہو رہی ہے۔ خاص طور پر اسلئے بھی کہ ایک عام آدمی اسے نہایت آسانی سے اٹھا اور چلا سکتا ہے اس نئے آلے سے ہزاروں مربع میٹر زمین کا سروے ایک ہی دن میں ممکن ہو گیا ہے اس نئے آلے کا طریقہ کار یہ ہے کہ یہ متعلقہ قطعۂ زمین میں نہایت ہلکے درجے کی ریڈیائی لہریں چھوڑتا ہے جب یہ لہریں واپس ہوتی ہیں تو نہ صرف وہاں کی ہر چیز کو ٹیپ پر ریکارڈ کر لیتی ہیں۔ بلکہ اگر ماضی میں وہاں کوئی ہلکی سی تبدیلی واقع ہوئی ہو۔ تو اس کا بھی اندازہ کر لیتی ہیں

(ماخوذ)

آغاز

ہر خادم کو اپنے رسالہ کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا چاہیئے ــــــ (ادارہ)

اسراف

(مکرم اقتدار حسین صاحب - ربوہ)

اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا اور اپنی دولت کو نام نمود کی خاطر یا عیش و عشرت میں بیجا اڑانا اسراف کہلاتا ہے اس بری عادت کی قرآن شریف میں سخت ممانعت آتی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۝

یعنی اپنی دولت بیجا نہ اڑاؤ ۔ یقیناً فضول خرچی کرنیوالے شیطانوں کے بھائی ہیں ۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے :-

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(بے شک) کھاؤ پیو ۔ مگر فضول خرچی نہ کرو ۔ یقیناً اللہ تعالےٰ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۔

ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالےٰ نے نہایت سختی کے ساتھ فضول خرچی سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے ۔ پہلی آیت میں فضول خرچ انسانوں کو شیطانوں کا بھائی بتایا ہے ۔ یعنی ایسے لوگ نہایت برے ہیں ۔ اور دوسری آیت میں فرمایا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ فضول خرچ آدمیوں کو دوست نہیں رکھتا ۔ یعنی ان سے نفرت کرتا ہے ۔

اسی طرح اسراف کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ اِثْنَتَانِ سَرَفٌ وَّمَخِيْلَةٌ ۝

(یعنی) جو چاہے کھا اور جو چاہے پہن جب تک دو باتیں تجھ میں پیدا نہ ہوں ۔ ایک اسراف ، دوسرے تکبر ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :-

خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا

(یعنی) بہتر کام وہ ہیں جو میانہ روی سے کئے جائیں مطلب یہ ہے کہ نہ فضول خرچی کرنی چاہیئے اور نہ بخل ۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان دونوں ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں ہمیشہ اسراف سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ اور کوشش کے ساتھ ساتھ دعا بہت ضروری ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر کبھی ایک پیسہ بھی فضول خرچ نہیں کیا ۔ حضرت خدیجہؓ عرب میں سب سے زیادہ مالدار خاتون تھیں ۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ہوا ۔ تو انہوں نے اپنی تمام دولت حضورؐ

کے قدموں میں ڈال دی۔ آپ چاہتے تو بڑے آرام سے زندگی گزارتے اور خوب خرچ کرتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے رہے جنگوں میں ہزاروں لاکھوں روپے آئے۔ آپؐ ان کے مالک تھے۔ لیکن باوجود اس کے حضورؐ کی زندگی نہایت سادہ تھی۔

حضورؐ کی پیروی میں صحابہؓ نے بھی سادہ زندگی گذاری۔ اور کبھی فضول خرچی نہیں کی۔ ایک مرتبہ حضرت خالدؓ نے ایک شاعر کو دس ہزار درہم انعام میں دیئے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ان سے سختی سے جواب طلب کیا۔ کہ تم نے یہ اسراف کیوں کیا؟ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہؓ بھی اسراف کے کتنا خلاف تھے۔ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ تاکہ ہم ہر گناہ سے محفوظ رہیں ؞

—— ؞ ——

مَیں وقفِ عارضی پر گیا

(مکرم چوہدری اسعد محمود صاحب گوندل۔ گوجرانوالہ)

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ عاجز کو اس کے فضل اور رحم کے ساتھ وقفِ عارضی جیسی بابرکت اور الہامی تحریک میں شمولیت کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اس تحریک میں شامل ہونے کے بعد انسان اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ اس کے اندر کس قدر برکتیں اور رحمتیں شامل ہیں۔ مجھے امسال ماہِ امان میں واقفِ عارضی کے طور پر فیروز والا ضلع گوجرانوالہ میں جانے کا موقع ملا۔ روانگی کا دن جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ گوجرانوالہ سے ٹانگہ پر سوار ہو کر مقررہ گاؤں جانے کا پروگرام بنایا۔ راستہ سے ناواقف تھا، اس لئے طبیعت کچھ پریشان سی تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ایک فقیر کو صدقہ دینے کی توفیق دی جس سے پریشانی کا ازالہ ہوا۔ ٹانگہ میں ایک ہمسفر کو تبلیغ کا بھی موقع ملا۔ اس طرح یہ سفر بابرکت طریق پر ختم ہو گیا۔ نماز جمعہ سے قبل گاؤں پہنچ گیا۔ سامان مسجد میں رکھا اور مکرم امیر صاحب جماعت سے ملاقات کی۔ فیروز والہ کی مسجد صاف ستھری اور نئی بنی ہوئی ہے۔ اس کے ملحق ایک کمرہ میں خاکسار کی رہائش کا انتظام ہوا۔ وہاں کے خادم مسجد اچھی طبیعت کے آدمی ہیں۔ ان سے دل لگا رہا۔

گھر سے دُور ایک گاؤں میں مقیم تنہا جب پہلی رات گذارنے لگا تو نیند غائب ہو گئی۔ بستر پہ کروٹیں بدلتے ہوئے وقت گزرنے لگا۔ کبھی گھر کا خیال آتا۔ اور کبھی دیہاتی ماحول پر نظر ڈالتا۔ کہ ایسے دن گذارنے بھی مقدّر تھے۔ چنانچہ تسبیح و تحمید پڑھنے لگا۔ ذرا آنکھ لگتی پھر کھل جاتی بیدار ہونے پر ذکرِ الٰہی کا وِرد جاری ہوتا۔ ایسے وقت میں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا خیال بھی آتا۔ کہ جن کی تحریک پر یہاں آنے کا موقع میسّر آیا تھا غرضیکہ اسی طرح پہلی رات گذری۔ جو میرے لئے تنہائی کی رات لیکن اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید سے بھرپور رات تھی۔

نماز فجر اور درس القرآن سے فارغ ہو کر ناشتہ کا پروگرام بنایا۔ مَیں چونکہ چائے کا عادی ہوں اس لئے چائے تیار کرنے کے لئے پہلے کنویں کا رُخ کیا پھر مٹی کے تیل کے چولہے کا۔ مسجد سے ملحق ایک چھوٹا سا کنواں تھا پانی نکالنا شروع کیا تو عجیب سا معلوم ہوا۔ کہ ایک شہری

زندگی کا باشندہ ایک دیہاتی ماحول میں گذرا وقت گزر رہا ہے ویسے بھی اس کنوئیں سے پانی نکالنا کوئی آسان کام نہ تھا پانی حاصل کر کے مٹی کے تیل کے چولھے کا رُخ کیا۔ یہ زندگی کا پہلا حسین موقع تھا کہ مجھے اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کرنے کا موقع ملا۔ یہ برکت وقفِ عارضی کی تحریک کے طفیل ہی ہمیں میسّر آئی ہے ورگرنہ ہم کہاں اور کھانا پکانا سیکھنا کہاں ؟

مَیں جس کمرہ میں رہائش پذیر تھا۔ وہاں ایک چوہا بھی قیام کرتا تھا۔ اس لئے مَیں کھانے پینے کی تمام اشیاء بہت سنبھال کر رکھتا تھا۔ لیکن ایک رات ان چوہے جناب نے میرا اٹیچی کیس کاٹ کھایا۔ اس وقت مَیں نے سوچا۔ کہ مَیں شہر میں خود کو کیا کچھ نہیں سمجھتا تھا۔ لیکن یہاں ایک چوہے سے مقابلہ بھی محال ہے۔

عرصہ وقفِ عارضی مسجد میں گذارا۔ اس لئے نفل ادا کرنے اور ذکرِ الٰہی میں وقت گزارنے کے بہترین مواقع میسّر آئے۔ خادم مسجد اور مَیں باجماعت نماز تہجد ادا کرتے تھے۔ اس سے قبل میں نے کبھی اذان نہ کہی تھی لیکن یہاں خادم مسجد کے کہنے پر اذان کہی اور آہستہ آہستہ خوب مشق ہوگئی۔ یہ سب وقفِ عارضی کی برکت ہے۔ جماعت کے احباب نے مجبور کیا تو کبھی نماز بھی مجھے ہی پڑھانی پڑی۔ یہ سب باتیں میری زندگی میں انقلاب کی حیثیت رکھتی تھیں۔

اس دوران نوافل، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے علاوہ دینی مطالعہ کا بھی کافی موقعہ ملا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عربی دعائیں بھی یاد کیں۔ نماز تسبیح بھی ادا کرنے کی توفیق ملی۔

چونکہ مسجد میں ہی قیام تھا۔ اس لئے مسجد کی خدمت کا کام بھی کرتا تھا۔ پانی کا خیال رکھنا۔ مسجد کی صفائی کرنا اور لوگوں کی خدمت بجالانا اپنا معمول بن گیا تھا۔ بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھاتا تھا۔ اور انہیں نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کرتا تھا۔ اسی طرح تبلیغ کرنے کا بھی موقع ملا۔ ان تمام ذرائع سے مَیں گاؤں کے باشندوں کے قریب ہوگیا۔ اور ان سے محبت و ہمدردی میرا شعار بن گیا۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہم سب باہم بھائی بھائی ہیں۔ ہم سب دُکھ سُکھ میں ایک دوسرے کے شریک ہوتے تھے۔ ایسے ماحول کو یاد کر کے روح آستانہ الٰہی پر سجدہ ریز ہونے لگتی ہے۔ اور اپنے پیارے امام کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ کہ جنہوں نے ایسی بابرکت تحریک جاری کر کے ہم نالائقوں پر احسانِ عظیم فرمایا ہے اللہ تعالےٰ حضور پُر نور کو صحت اور کام کرنے والی عمرِ دراز عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ؛

جوابات

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام
۲۔ چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب۔
۳۔ پونے ۹ لاکھ روپیہ (۴) ڈنمارک
۵۔ وزیر اعظم برطانیہ (مسٹر ولسن) (۶) طبیہ کالج
۷۔ بشیر احمد صاحب آرچرڈ (۸) تحفۃ الملوک
۹۔ ایک سو چودہ۔
۱۰۔ تین

- ٭ مجلس خدّام الاحمدیہ لائلپور کے شب و روز۔
- ٭ مجلس خوشاب کی ماہانہ کارگذاری کا ایک جائزہ
- ٭ مجلس خدّام الاحمدیہ ملتان کی مساعی۔
- ٭ مجلس کرونڈی کا مثالی وقارِ عمل۔
- ٭ کراچی کے خدّام و اطفال کی سالانہ پکنک۔
- ٭ پشاور یونیورسٹی میں عقیدۂ وجودِ باری پر لیکچر۔

قابلِ تقلید

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان نے اس ماہ ماہنامہ خالد کے دس نئے خریدار بنا کر ایک خادم کے نام رسالہ مفت جاری کروانے کا حق حاصل کیا ہے۔ نیز مجلس ہذا نے خالد کیلئے پانچ اشتہارات مہیّا کر کے -/۱۲۵ روپے کی رقم بھی ارسال کی ہے۔

خالد سے مجلسِ ملتان کے اس تعاون کا ادارہ مشکور ہے اور قارئین سے ان کے لئے درخواستِ دُعا کرتا ہے۔ مجلس ملتان کی یہ خدمت دیگر مجالس کو دعوتِ عمل دیتی ہے۔

(ادارہ)

ماہانہ مساعی کا جائزہ

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کے شب و روز

۱۔ ماہانہ اجلاس۔ ۲۱ احسان ۱۳۴۷ ہش کو مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں مرکز سے مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ اسلام نے تشریف لاکر جلسہ کو رونق بخشی اور ایک پر معارف تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد نہایت ہی لطیف انداز میں بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر اقرار کیا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ احمدیہ جماعت نہ ملک حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور نہ سیاست میں فتح حاصل کرنے کے لئے بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد یہ تھا کہ تا وہ مخلوق کو خالق سے ملا دے۔ اس کے علاوہ مولانا صاحب موصوف نے خدام کو بہت ہی بیش قیمت نصائح فرمائیں اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔ اجلاس میں حاضری ۷۰ فیصد رہی۔

۲۔ تربیت۔ ماہ احسان ۱۳۴۷ ہش کے دوران تین بار باجماعت نماز تہجد اور ۲۴۲ بار انفرادی طور پر نماز تہجد ادا کی گئی۔ ۳۷ خطوط دعا کی غرض سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کئے گئے۔ مرحلہ زیر رپورٹ میں ایک تربیتی سرکلر "سگریٹ نوشی اور شیطان" ۳۵۰ کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔ ۶ خدام نے سگریٹ نوشی اور ایک نے سینما بینی ترک کی۔

۳۔ اصلاح و ارشاد۔ ۴۲ خدام نے ۱۰۱۱ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور ۳۸ عدد تبلیغی پمفلٹ تقسیم کئے گئے ایک عدد کتاب "The Preaching of Islam" خرید کر ایک غیر از جماعت دوست کو بذریعہ ڈاک بھیجی گئی۔ اسی طرح سلسلہ کی تین مزید کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ ایک خادم نے "وقفِ عارضی" میں شمولیت کی۔

۴۔ خدمتِ خلق:۔ ناظم صاحب خدمتِ خلق مکرم ڈاکٹر رشید اختر صاحب نے دورانِ ماہ ۱۶۰ انجکشن بغیر فیس کے لگائے۔ ایک شخص کا ایکسرے (X-RAY) کروایا۔ ایک مریض کا ۱۵ دن تک مفت علاج کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے کینسر (CANCER) کے ایک مریض کا مفت علاج کیا۔ اور ایک مریض کا بلڈ پریشر مفت چیک کیا۔ دورانِ ماہ ۵۵ روپے کے امدادی وظائف بھی دیئے گئے۔ مالی امداد اور ادویہ پر کل -/۲۶۸ روپے خرچ ہوئے۔

۵۔ اشاعت:۔ دورانِ ماہ ماہنامہ خالد کا ایک نیا خریدار بنایا گیا۔ چار مضامین برائے اشاعت خالد مہتمم صاحب اشاعت مجلس مرکزیہ کو بھجوائے۔ اسکے علاوہ مقامی امتحان کے پرچے اور ایک تربیتی سرکلر سائیکلو سٹائل کروائے گئے۔

۶۔ تعلیم:۔ ماہِ احسان ۱۳۴۷ ہش کے آخر میں "چشمۂ مسیحی" "تبلیغ ہدایت" اور اختلافی مسائل کے متعلق سوالات پر مشتمل ایک امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں ۲۹ خدام نے پرچے حل کر کے واپس کئے۔ نتیجہ خدا کے فضل سے ۱۰۰٪ رہا۔ الحمد للہ

علیٰ ذالک۔ جائزہ لینے پر معلوم ہوا۔ کہ ۷۹ خدام کو قرآن کریم کی آخری دس سورتیں زبانی یاد ہیں۔

۷۔ مال:۔ گوشوارہ ششماہی نومبر ۱۹۶۷ء تا اپریل ۱۹۶۸ء پر کرکے محترم محاسب صاحب مجلس مرکزیہ کو واپس بھجوایا گیا۔ نیز دوران ماہ ہفتہ وصولی منایا گیا۔ اور مبلغ ۹۷/۲۷ روپے چندہ خدام و اطفال وصول کئے گئے۔

۸۔ فضل عمر ویلفیئر ایسوسی ایشن:۔ اس ایسوسی ایشن کے صدر محترم شیخ عبدالسمیع صاحب قمر اور چیئرمین محترم سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی قائد مجلس ہیں۔ یہ ایسوسی ایشن مخیر احباب سے عطیہ جات وصول کرتی ہے اور یہ رقم غرباء کی بہبودی پر صرف کی جاتی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مبلغ -/۹۰ روپے کے عطیہ جات وصول ہوئے۔ اور مبلغ -/۱۱۰ روپے کے وظیفہ جات تقسیم کئے گئے۔ (محمد عمر دراز تنویر۔ نامہ نگار خصوصی خالد لائلپور)

مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب کی ماہانہ کارگذاری

کا ایک جائزہ

★ ۱۹ ہجرت ۴۷ کو بعد نماز جمعہ خدام الاحمدیہ خوشاب کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ خاکسار نے "اطاعت" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ۱۴ وفا کو سرگودھا میں منعقد ہونے والی قائدین ضلع سرگودھا کی میٹنگ کے فیصلہ جات پڑھ کر سنائے۔ اور خدام کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

★ ایک سرکاری گلی میں ہینڈ پمپ کے پاس گذرگاہ خراب تھی ۲۸ ہجرت ۴۷ کو ۱۴ خدام و اطفال نے وہاں ایک گھنٹہ وقارِ عمل کرکے راستہ اچھی طرح درست کیا۔ اس وقارِ عمل کا غیر از جماعت احباب پر اچھا اثر پڑا۔

★ ماہِ رواں میں ۱۰ خدام نے ۶۵ افراد کو پیغام حق پہنچایا جس پر کل ۴۰ گھنٹے صرف ہوئے۔ دس افراد کو "حج سکیم" کا ممبر بنایا گیا۔

★ ۱۱ وفا کو خدام، اطفال اور انصار کے مشترکہ پروگرام پر مشتمل ایک شاندار ٹرپ دریائے جہلم کے کنارے منائی گئی جس میں جملہ حاضرین نے بہترین نظم و ضبط اور اطاعت کا نمونہ پیش کیا۔ ٹرپ میں ۲۵ خدام و اطفال اور ۲۔ انصار صاحبان شریک ہوئے۔

★ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ رواں میں مجلس کی طرف سے خدام اور اطفال کا اجتماع کا چندہ سو فیصد وصول کرکے مرکز میں داخل کروا دیا گیا ہے۔

★ ماہِ رواں میں "ہماری تعلیم" کا مقامی امتحان لیا گیا جس میں سات خدام شامل ہوئے نتیجہ سو فیصد رہا۔

★ اس ماہ باجماعت نماز فجر اور عشاء کی خدام کی حاضری باقاعدگی سے لگائی جاتی رہی اوسط حاضری ساٹھ فیصد رہی۔ چار نئے خدام کو باجماعت نماز کا عادی بنایا گیا۔

★ ماہ رواں میں دو نئے خدام تحریک جدید دفتر سوم میں شامل ہوئے۔

عبدالعزیز خاں
قائد خدام الاحمدیہ خوشاب

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کی مساعی

۱۔ اشاعت تحریک تسبیح و تحمید:۔ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان نے تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کی بابرکت

تحریک" کے عنوان سے دو سو عدد چارٹ چھپوا کر احباب جماعت میں تقسیم کئے ہیں۔

احباب جماعت سے گذارش کی گئی تھی کہ وہ انہیں فریم کرا کے مکانوں اور دکانوں میں آویزاں کریں۔ تاکہ دعا نظروں کے سامنے رہے اور تحریک ہوتی رہے۔ احباب جماعت نے اس سلسلے میں بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا ہے۔ شہر اور چھاؤنی کی مساجد میں یہ چارٹ مجلس نے خود فریم کرا کے لگائے ہیں۔

تحریک جدید کے مالی جہاد میں سو فیصد خدام کی شمولیت

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کے سو فیصد خدام تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

ماہ وفا سے قبل خدام کی کل تعداد ۹۷ تھی۔ جن میں سے ۸۰ خدام تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والے تھے

ماہ وفا میں جب مجلس نے مقامی طور پر ہفتہ تحریک جدید منایا تو پانچ نئے خدام کے وعدے حاصل کئے۔ مگر اسی عرصہ میں چار مزید خدام مجلس میں شامل ہو گئے اور تعداد بڑھ کر ۱۰۱ ہو گئی۔

اب ماہ ظہور میں ہفتہ تحریک جدید کے دوران ۱۸ خدام سے وعدے حاصل کئے گئے۔ اس طرح اب مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کے سبھی خدام تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں۔

ایک الوداعی پارٹی:۔ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کے سرگرم رکن مکرم نعمت علی صاحب جن کے سپرد شعبۂ اعتماد تھا ملتان سے تبدیل ہو کر رحیم یار خاں چلے گئے ہیں۔ ان کے جانے پر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان مکرم محمد انور صاحب ہاشمی نے ۱۲ ظہور کو ایک الوداعی عصرانہ دیا جس میں جملہ ممبران مجلس عاملہ کے علاوہ مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان اور مکرم ملک احسان اللہ صاحب سابق مبلغ افریقہ نے بھی شرکت کی۔

اجلاس میں مکرم انور صاحب ہاشمی نے مکرم نعمت علی صاحب کی تین سالہ خدمت کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کسی مجلس کی تربیت اور تنظیم اس انداز کی ہونی چاہیئے۔ کہ کسی ممبر یا عہدیدار کے چلے جانے کے بعد اس سے بڑھکر نہیں تو کم از کم اس جیسا نعم البدل مجلس کو ضرور میسر آجائے۔

آخر میں مکرم نعمت علی صاحب نے تمام مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ کہ تمام اراکین نے ہمیشہ ان کے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے۔ (نمائندہ خصوصی)

مجلس کرونڈی کا مقامی وقار عمل

پچھلے دنوں ہمارے ایک بھائی مکرم شبیر احمد صاحب اختر کے مکان کو آگ لگنے سے سارے گھر کا اثاثہ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا ہو گیا تھا مجلس خدام الاحمدیہ کرونڈی نے اسی روز شام تک اپنے اس بھائی کیلئے تین چارپائیاں اور ۲ کھیس چار دریاں تین تکیے اور دو رضائیاں ۸ عدد برتن اور ۲۲ روپے نقد مہیا کئے۔ ۲۷ وفا کو مجلس کے خدام اور اطفال نے اجتماعی وقار عمل کے ذریعہ ان کا مکان بنایا خدام اور اطفال صبح ۵½ بجے تیار ہو کر مکان کی گری ہوئی دیواروں کو ٹھیک کر کے اوپر لکڑی وغیرہ ڈال کر ٹھیک کرنے لگے۔ ۹½ بجے تک وقار عمل کیا گیا۔ مکان کی تعمیر کا تمام خدام و اطفال نے مکرم قائد صاحب کی نگرانی میں خود سر انجام دیا۔ چوہدری لال دین صاحب پریذیڈنٹ

سالانہ پکنک مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کراچی

۶-۷ رو فا ھ۱۳۴۷ش کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر انتظام وسیع پیمانے پر SANDS-PIT کے مقام پر مجلس کی سالانہ پکنک کا انعقاد ہوا جس میں اطفال الاحمدیہ کراچی نے بھی کثیر تعداد میں حصہ لیا۔ سینڈز پٹ ایک تفریحی مقام ہے جو کراچی شہر سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ساحلِ سمندر پر واقع ہے اس مقام پر کراچی کا متوسط یا اس سے بالا طبقہ اپنے تفریحی پروگرام کو ترتیب دیتا ہے ساحلِ سمندر پر بنگلہ نما HUTS بنائے گئے ہیں

مجلس نے اپنے سالانہ پکنک کی تیاری کے لئے ایک ماہ قبل انتظامات شروع کر دیئے تھے۔ اور ہر جمعہ یہ اعلان کرایا جاتا رہا کہ زیادہ سے زیادہ خدام اور اطفال اس میں شامل ہو کر پکنک کو دلچسپ بنائیں۔ پکنک کا پروگرام شائع کر کے تمام خدام و اطفال میں تقسیم کیا گیا۔ مکرم نعیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے پکنک کو احسن طریق پر منانے کیلئے اپنی زیر نگرانی عہدیداران مجلس کی مختلف ڈیوٹیاں لگائیں۔ تمام عہدیداران نے اپنے محبوب قائد کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سارے کاموں کو بڑی محنت اور فرض شناسی سے ادا کیا۔ اور کئی دن پہلے سے اسکی تیاری میں مشغول رہے۔

سینڈز پٹ کے مقام پر تمام خدام اور اطفال کو پہنچانے کیلئے آبی رستہ اختیار کیا گیا۔ چنانچہ مجلس نے چار موٹر لانچ کا اہتمام کیا۔ ۶ رو فاء کو خدام اور اطفال جنکی کل تعداد (خدام ۱۲۵، اطفال ۱۰۰) سوا دو صد تھی شام پانچ بجے کیماڑی (بندرگاہ) پر پہنچے زعماء حلقہ جات جنہوں نے بذریعہ سرکلر خدام و اطفال کو پکنک کا وقت اور روانگی کی تاریخ کی اطلاع دی تھی پورے نظم و ضبط کے ساتھ خدام اطفال کے ساتھ بندرگاہ پر پہنچے۔ اور حلقہ وار خدام اور اطفال کو موٹر لانچوں پر سوار کیا گیا۔ ہر لانچ جب روانگی کیلئے حرکت کرنا شروع کرتی، تو لانچ کا امیر اجتماعی دعا سے روانگی کا آغاز کرتا۔ اور خدا کے فضل و کرم سے چاروں موٹر سمندر کی بڑی بڑی لہروں اور موجوں کو چیرتی ہوئی بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچیں اور اسی طرح سے بذریعہ لانچ واپسی ہوئی۔ مجلس کراچی نے چند دن قبل ہی سینڈز پٹ کے مقام پر ایک شاندار بڑی HUT کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جو لانچ سٹیشن سے قریباً ۱½ میل کے فاصلہ پر واقع تھی۔ چنانچہ خدام و اطفال ساحلِ سمندر کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا لطف اٹھاتے ہوئے بغیر کسی تھکن کے پیدل منزل مقصود پر پہنچے۔ اور ٹھیک شام ۸ بجے نماز مغرب اور عشا جمع کی گئیں۔

اس پکنک میں خدام و اطفال نے سمندر میں نہانے کا لطف اٹھانے کے علاوہ مندرجہ ذیل علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھی حصہ لیا

علمی پروگرام:۔ بیت بازی۔ دلچسپ امتحانات۔ مقابلہ لطائف مشاعرہ وغیرہ ؛ ورزشی پروگرام:۔ دوڑیں۔ پیراکی کبڈی وغیرہ

۷ رو فاء بروز اتوار کو شام چھ بجے واپسی ہوئی۔ دس غیر از جماعت احباب نے بھی اپنے احمدی دوستوں کے ساتھ اس پکنک میں شرکت کی اور تمام پروگراموں اور نمازوں کی ادائیگی کو اپنی آنکھوں سے دیکھکر حیران و ششدر رہ گئے اور ان سب نے بہت اچھا اثر لیا۔ اور کہا کہ ایسی بابرکت پکنک ہم نے آج تک کبھی نہیں دیکھی تھی۔ پکنک کے دوسرے دن محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ، مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب جنرل سیکرٹری اور دیگر عہدیداران جماعت نے بھی شرکت فرمائی۔ (عبدالرشید سماٹری۔ نمائندہ خصوصی خالد کراچی)

پشاور یونیورسٹی میں عقیدہ وجودِ باری پر لیکچر

مورخہ ۱۰ ۔ احسان ۱۳۴۷ھش بروز پیر ۶ بجے شام آفیسرز کلب فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور میں محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ پشاور یونیورسٹی اچینی پایاں کی طرف سے ایک عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں پشاور یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کے پروفیسر صاحبان، فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کے افسران اور دیگر اہلِ علم حضرات جن کی تعداد چالیس کے قریب تھی بھی مدعو تھے۔ عصرانہ کے بعد ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت جناب پروفیسر عبدالحیٔ صاحب علوی پرنسپل ایجوکیشن کالج پشاور یونیورسٹی نے کی۔ تلاوت کلامِ پاک کے بعد صاحب صدر نے محترم قاضی صاحب کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ انہوں نے بتایا کہ قاضی صاحب نے مختلف اوقات میں ایک افسر، ناظم اور ایک اعلیٰ پایہ کے استاد کی حیثیت سے کس شاندار طریقے سے خدمات سرانجام دی ہیں اور کس طرح قوم کے نوجوانوں کی اُن کو ترقی کی منازل طے کرنے میں صحیح قیادت و رہنمائی کی ہے۔

بعد ازاں محترم قاضی صاحب موصوف نے "Belief in God" (ہستی باری تعالیٰ) کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے ہستی باری تعالیٰ کے دلائل وضاحت سے بیان کئے۔ آپ نے اس موقع پر دلیل شہادت کو کھول کر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں یہ ایک نہایت وزنی اور قوی دلیل ہے کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود طاقتوں اور قدرتوں اور اس کی صفات کے متعلق شہادت دیتے چلے آئے ہیں۔ اور ہر زمانہ کے لوگ ان کی شہادت کو دل سے قبول کرتے ہوئے وجودِ باری پر ایمان لاتے اور ان کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں میں تغیّر پیدا کرتے چلے آئے ہیں۔ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے دلیل شہادت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہستی باری تعالیٰ کے متعلق انبیاء کی شہادت محض اس لئے اہم نہیں ہے کہ انہوں نے شہادت دی۔ اور لوگوں نے اسے بلا چون و چرا تسلیم کر لیا۔ بلکہ اس کی اہمیّت اس بات میں مضمر ہے۔ کہ ان کی یہ شہادت فطرتِ صحیحہ کے عین مطابق تھی کیونکہ خالق کائنات نے خود اپنی ذات کا شعور انسانی فطرت میں ابتدائے آفرینش سے ہی ودیعت کیا ہے۔

سامعین نے محترم قاضی صاحب کی تقریر کو نہایت توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سُنا اور بعد میں دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ محترم قاضی صاحب کی اس تقریر کو مقامی پریس نے نمایاں طور پر شائع کیا۔ جن میں "خیبر میل" "بانگِ حرم" اور روزنامہ شہباز قابلِ ذکر ہیں۔

(مبارک احمد ملک۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور یونیورسٹی اچینی پایاں)

ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی
ابن
مکرمی صوفی خدابخش صاحب زیروی

انہوں نے حال ہی میں لوئیس ول یونیورسٹی (امریکہ) سے فارماکالوجی یعنی علم الادویہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ آپ لوئیس ول (کنٹکی) میں جماعت احمدیہ کے صدر ہیں۔ ان کے ذریعہ ایک عیسائی خاتون نے اسلام قبول کیا ہے۔
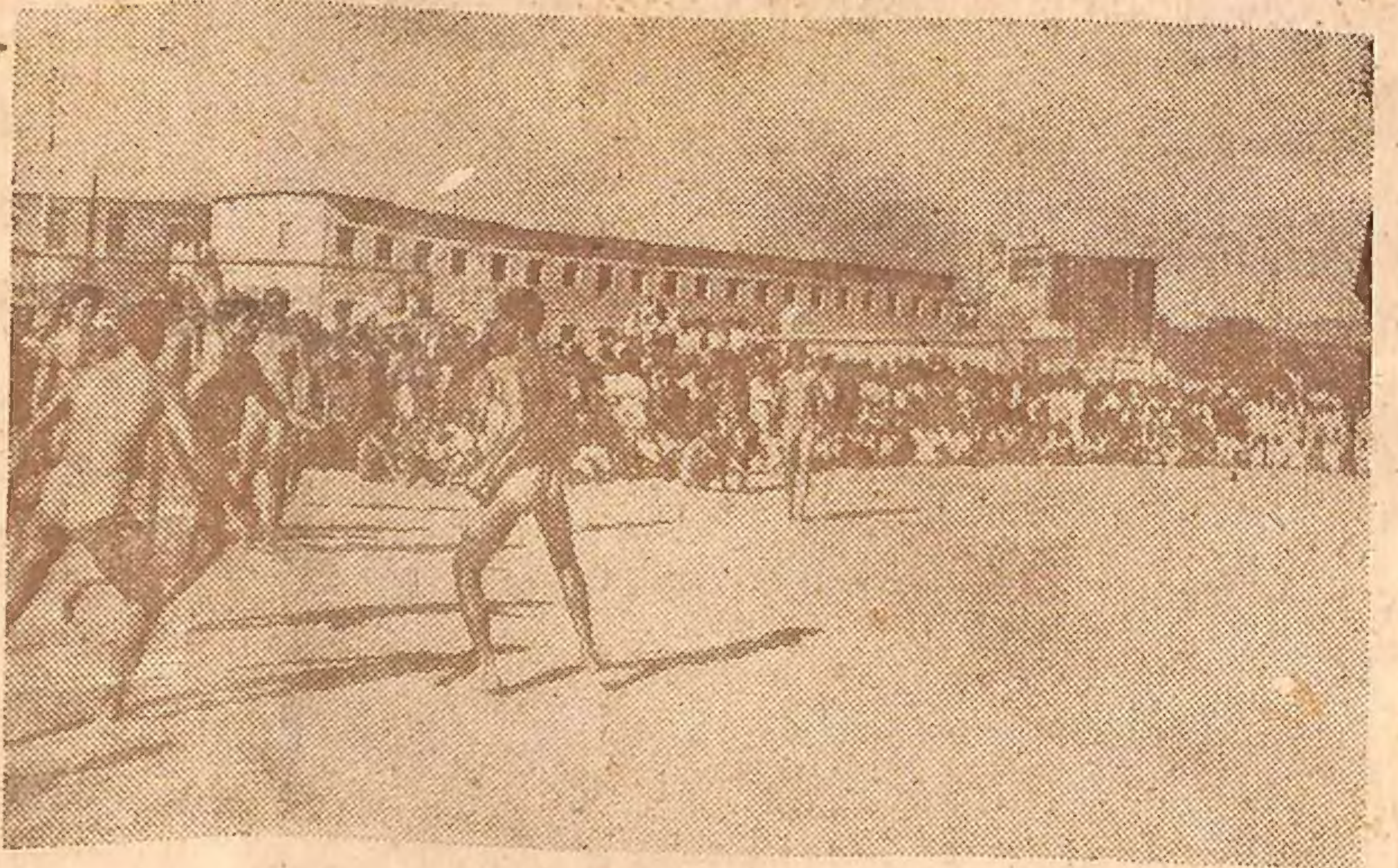
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیرانتظام کبڈی کے ایک دلچسپ مقابلہ کے دو مناظر

Regd. No. L. 5830 September 1968

Only Title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.